Scanned by CamScanner

بہشتی ثمر

حصہ دوم

مکاتیب اسلامیہ کے بچوں کے لئے

مرتبہ

حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحبؒ خلیفہ اجل مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

انتخاب از

بہشتی زیور اور گوہر مع اضافہ سوالات و جوابات

قرآن منزل دیوبند

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

مرکزی بہشتی ثمر (حصہ دوم)

عنوان	صفحہ

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہشتی ثمر (حصہ دوم)

روزے کا بیان

حدیث شریف میں روزے کا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے دار کا بڑا رتبہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے اس کے سب اگلے گناہ بخش دیئے جاویں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے دار کے منہ کی بدبو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ قیامت کے دن روزے کا بے حد ثواب ملے گا۔ روایت ہے کہ روزہ داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے نیچے دستر خوان چنا جاوے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھاویں گے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں ہوں گے اس پر وہ لوگ کہیں گے یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھا پی رہے ہیں اور

ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہیں ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہ رکھتے تھے۔ یہ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رکن ہے۔ جو کوئی رمضان کے روزے نہ رکھے گا بڑا گنہگار اور اس کا دین کمزور ہو جائے گا۔

مسئلہ:- رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں۔ جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے اور اگر کوئی روزے کی نذر کر لے تو نذر کر لینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے۔ اور قضا اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں اور ان کے سوا اور سب روزے نفل ہیں۔ رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں۔ البتہ عید اور بقرعید کے دن اور بقرعید سے تین دن بعد روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ:- جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے سب کھانا اور پینا چھوڑ دے اور بی بی سے ہم بستر نہ ہو۔ شرع میں اس کو روزہ کہتے ہیں۔

مسئلہ:- زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں بلکہ جب دل میں یہ دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ بی بی سے ہم بستر ہوا تو اس کا روزہ ہو گیا اور اگر کوئی زبان سے بھی کہہ دے یا اللہ میں کل آپ کا روزہ رکھوں گا تو بھی کچھ حرج نہیں۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:۔ شرع سے روزے کا وقت صبح سے شروع ہوتا ہے اس لئے جب تک صبح نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے بعضے لگ پچھلے پہر کو سحری کھا کر نیت کر کے لیٹ جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اب نیت کر لینے کے بعد کچھ کھانا پینا نہ چاہئے۔ یہ غلط خیال ہے کہ جب تک صبح نہ ہو برابر کھاتا پیتا رہے چاہے نیت کر چکا ہو۔ یا ابھی نہ کی ہو۔

رمضان شریف کے روزے کا بیان

مسئلہ:۔ رمضان کے روزے کی اگر رات سے نیت کر لے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا بلکہ صبح ہو گئی تب بھی یہی خیال رہا کہ میں آج کا روزہ رکھوں گا اور دن چڑھے خیال آ گیا کہ فرض چھوڑ دینا بری بات ہے اس لئے اب روزہ کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہو گیا۔ لیکن اگر صبح کو کچھ کھا پی چکا ہو تو اب نیت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ:۔ اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دو پہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو اتنا سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہے۔ بس اتنی ہی نیت سے رمضان کا روزہ ادا ہو جائے گا۔ اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو رمضان کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہو جائے گا۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- شعبان کی ۲۹ ویں تاریخ کو اگر رمضان کا چاند نکل آوے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو روزہ نہ رکھو۔ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کرو۔

مسئلہ:- ۲۹ ویں تاریخ ابر کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو ہاں اگر ایسا اتفاق پڑا کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا اور کسی مقرر دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور کل وہی دن ہے تو نفل کی نیت سے صبح کا روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔ پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آ گئی تو اسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو گیا، اب اس کی قضا نہ رکھے۔

مسئلہ:- بدلی کی وجہ سے انتیس تاریخ رمضان کا چاند دکھائی نہیں دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تلک نہ کچھ کھاؤ نہ پیو۔ اگر کہیں سے خبر آ جائے تو اب روزے کی نیت کر لو اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ پیو۔

سوالات

(۱) کن لوگوں پر روزہ فرض نہیں ہے؟

(۲) رمضان کے روزے کی نیت کب تک کرنا جائز ہے؟

(۳) بلا نیت کے روزہ جائز ہوگا یا نہیں؟

(۴) کون کون روزے فرض ہیں؟

Scanned by CamScanner

چاند دیکھنے کا بیان

مسئلہ:- اگر آسمان پر بادل ہے یا غبار ہے اس وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا، لیکن ایک دیندار پرہیز گار سچے آدمی نے آ کر گواہی دی کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے تو چاند کا ثبوت ہو گیا۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ:- اگر بدلی کی وجہ سے عید کا چاند نہ دکھائی دیا تو ایک شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں ہے چاہے جتنا بڑا معتبر آدمی ہو بلکہ جب دو معتبر اور پرہیز گار مرد یا ایک دیندار مرد اور دو دیندار عورتیں اپنے چاند دیکھنے کی گواہی دیویں تب چاند کا ثبوت ہو جائے گا۔ اور اگر صرف چار عورتیں گواہی دیں تو بھی قبول نہیں۔

مسئلہ:- خود آدمی دین کا پابند نہیں۔ برابر گناہ کرتا رہتا ہے۔ مثلاً نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا یا جھوٹ بولا کرتا ہے یا اور کوئی گناہ کرتا ہے۔ شریعت کی پابندی نہیں کرتا تو شرع میں اس کی بات کا کچھ اعتبار نہیں چاہے جتنی قسمیں کھا کر بیان کرے، بلکہ اگر ایسے دو تین آدمی ہوں ان کا بھی اعتبار نہیں۔

مسئلہ:- یہ جو مشہور ہے کہ جس دن رجب کی چوتھی، اس دن رمضان کی پہلی ہوتی ہے، شریعت میں اس کا بھی کچھ اعتبار نہیں ہے۔ اگر

Scanned by CamScanner

چاند نہ ہو تو روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ چاند دیکھ کر یہ کہنا کہ چاند بہت بڑا ہے کل کا معلوم ہوتا ہے بری بات ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے جب قیامت قریب ہوگی تو لوگ ایسا کہا کریں گے، خلاصہ یہ کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا بھی کچھ اعتبار نہ کرو نہ ہندوؤں کی اس بات کا اعتبار کو کے آج دوج ہے۔ آج ضرور چاند ہے شریعت کی رو سے یہ سب باتیں واہیات ہیں۔

مسئلہ:- اگر آسمان بالکل صاف ہو تو دو چار آدمیوں کے کہنے اور گواہی دینے سے بھی چاند ثابت نہ ہوگا چاہے رمضان کا چاند ہو چاہے عید کا۔ البتہ اگر اتنی کثرت سے لوگ اپنا چاند دیکھنا بیان کریں کہ دل گواہی دینے لگے کہ یہ سب کے سب بات بنا کر نہیں آئے، اتنے لوگوں کا جھوٹا ہونا کسی طرح نہیں ہو سکتا، تب چاند ثابت ہو گیا۔

سوالات

(۱) اگر آسمان پر بادل یا غبار ہے تو رمضان شریف کے چاند دیکھنے میں کتنے آدمیوں کا اعتبار ہے اور اسی طرح عید کے چاند میں کتنے آدمیوں کا اعتبار ہے؟

(۲) اگر آسمان بالکل صاف ہے تو کتنے آدمیوں کا چاند دیکھنا معتبر ہوگا؟

(۳) چاند دیکھنے والے میں کون کون سے وصف ہونے چاہئیں جس سے اس کی گواہی شرع میں معتبر ہو؟

Scanned by CamScanner

(۴) اگر شہر کا کوئی رئیس یا عہدہ دار جو شریعت کا پابند نہ ہو چاند دیکھے تو اس کا اعتبار کرو گے یا کسی غریب مفلس متبع شریعت کا؟

(۵) کیا ہندوؤں کی دوج یا جنتری وغیرہ کا اور تار کا بھی کچھ اعتبار ہے؟

قضا روزے کا بیان

مسئلہ:- روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلانی تاریخ کے روزے کی قضا رکھتا ہوں، یہ ضروری نہیں ہے بلکہ ایک سال کے جتنے روزے قضا ہو گئے ان میں سے پہلے کی نیت کر لے اور اگر کئی سال کے روزوں کی قضا کرنی ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کر کے فلاں سال کے روزے کی قضا رکھتا ہوں۔

مسئلہ:- قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح ہو جانے کی بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا، قضا کا روزہ پھر سے رکھے۔

مسئلہ:- کفارہ کے روزے کا بھی یہی حکم ہے کہ رات سے نیت کرنا چاہئے اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو کفارہ کا روزہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ:- جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں چاہے سب کو ایک دم سے رکھ لیوے چاہے تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں باتیں درست ہیں۔

Scanned by CamScanner

نذر کے روزے کا بیان

مسئلہ:۔ جب کوئی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ اگر نہ رکھے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ:۔ نذر دو طرح کی ہے۔ ایک تو یہ کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر مانی، کہ یا اللہ تعالیٰ اگر فلاں کام ہو جائے تو کل ہی تیرا روزہ رکھوں گا۔ یا یوں کہا، یا اللہ تعالیٰ اگر میری فلاں مراد پوری ہو جائے تو پرسوں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گا۔ ایسی نذر میں اگر رات سے روزہ کی نیت نہ کرے تو بھی درست ہے نذر ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ اور دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بلکہ اتنا ہی کہا۔ یا اللہ تعالیٰ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے تو ایک روزہ رکھوں گا۔ یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے کہہ دیا کہ پانچ روزے رکھوں گا ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہوا بلکہ وہ روزہ نفل[1] ہو گیا۔

---

[1] نذر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی سے ماننا شرک ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور دوسرے کے نام کا روزہ رکھنا کفر ہے۔ اسی طرح کوئی جانور وغیرہ جو اکثر بڑے پیر صاحبؒ کے نام کا چھوڑ دیتے ہیں اس کو چاہے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں مگر اس کا کھانا حرام ہے۔ ۱۲ (احقر ناقل عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

نفل روزے کا بیان

مسئلہ:- دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل کی نیت کر لینا درست ہے۔ اگر دس بجے دن تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا۔ لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں پھر جی میں آ گیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے۔

مسئلہ:- رمضان شریف کے مہینے کے سوا جس دن چاہے نفل کا روزہ رکھے جتنے زیادہ رکھے گا ثواب پاوے گا۔ البتہ عید کے دن اور بقرعید کی دسویں گیارہویں بارھویں اور تیرھویں سال بھر میں فقط پانچ دن روزے رکھنا حرام ہیں اس کے سوا سب دن کے روزے درست ہیں۔

مسئلہ:- نفل کا روزہ نیت کرنے سے واجب ہو جاتا ہے سو اگر صبح[۱] کو یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے پھر اس کے بعد توڑ دیا تو اب اس کی قضا رکھے۔

مسئلہ:- بلا شوہر کی اجازت کے نفل روزہ رکھنا درست نہیں[۲]۔ اگر بے اس کی اجازت کے روزہ رکھ لیا تو تڑوانے سے توڑ دینا درست ہے۔ پھر جب وہ کہے تب اس کی قضا رکھ لے۔

---

۱ صبح صادق مراد ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

۲ یہ حکم جب ہے جب شوہر مکان پر موجود ہے۔ اور اگر سفر وغیرہ سے شوہر آوے اور نفل روزہ توڑ ڈالنے کے لئے کہے تو توڑ ڈالے اور اس کی پھر قضا رکھ لیوے۔ ۱۲ حقر عفی عنہ

Scanned by CamScanner

سوالات

(۱) قضا روزے اور نذر کے روزہ میں کب سے نیت کرنا چاہئے اور کوئی روزہ ایسا بھی ہے جس کی نیت رات سے کرے؟

(۲) نذر کے روزے نہ رکھے تو کچھ گناہ ہوگا؟

(۳) نذر کس کی ماننا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے یا اور کسی سے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں سے نذر مانتے ہیں، ان کو تم کیا کہو گے؟

(۴) نفل روزے کی نیت کب سے کرسکتا ہے؟

(۵) کتنے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ اور وہ کون کون دن ہیں؟

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے اُن کا بیان

مسئلہ:- اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھالیوے یا پی لیوے یا بھولے سے بی بی سے ہمبستر ہوجاوے تو اس کا روزہ نہیں گیا۔ اگر بھول کر پیٹ بھر بھی کھا پی لیوے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ:- ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقتور ہے کہ روزہ سے کچھ زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے۔ اور اگر کوئی طاقتور نہ ہو کہ روزے سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ

Scanned by CamScanner

دلائے کھانے دیوے۔

مسئلہ:- دن کو سوگیا اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:- دن کو سُرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزے میں کچھ نقصان نہیں آتا ہے چاہے جس وقت ہو، بلکہ اگر سُرمہ لگانے کے بعد تھوک میں یا رینٹ میں سُرمہ کا رنگ دکھائی دیوے تو بھی روزہ نہیں گیا اور نہ مکروہ ہوا۔

مسئلہ:- لوبان وغیرہ کی کوئی دُھونی سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھ کے سونگھا کیا تو روزہ جاتا رہا۔ اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ البتہ اس دھوئیں کے سوا عطر، کیوڑا، گلاب، پھول وغیرہ اور خوشبو کا سونگھنا جس میں دھواں نہیں درست ہے۔

مسئلہ:- دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا ڈلی کا دھرا وغیرہ کوئی اور چیز تھی اس کو خلال سے نکال کر کھا گیا لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا یا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو، اگر چنے سے کم ہے تب تو روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا۔ البتہ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل گیا تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا چاہے وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ:- تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا ہے جتنا ہو۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:۔ رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا۔ دن کو نہایا تب بھی روزہ ہوگیا۔ بلکہ دن بھر نہ نہاوے تب بھی روزہ نہیں جاتا۔ البتہ اس کا گناہ الگ ہوگا۔

مسئلہ:۔ ناک کو اتنے زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح منہ کی رال سڑک کر نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

مسئلہ:۔ منہ میں پان دبا کر سو گیا اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا۔ قضا رکھے۔ کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ:۔ کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ:۔ اگر آپ ہی آپ قے ہوگئی تو روزہ نہیں گیا چاہے تھوڑی سی قے ہوئی یا زیادہ البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور بھر منہ قے ہوئی تو روزہ جاتا رہا۔ اور اگر اس سے تھوڑی ہو خود قے کرنے سے بھی نہیں گیا۔

مسئلہ:۔ تھوڑی سی قے آئی۔ پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ البتہ اگر قصداً لوٹا لیتا تو روزہ ٹوٹ جاتا۔

مسئلہ:۔ روزے کے توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جب کہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان شریف کے سوا اور کسی روزہ کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ چاہے جس طرح روزہ توڑے اگر وہ روزہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- کسی نے روزے میں ناس لیا یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب میں عمل لیا اور پینے کی دوا نہیں پی، تب بھی روزہ جاتا رہا۔ لیکن صرف قضا واجب ہے۔ کفارہ واجب نہیں اور اگر کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ:- انجکشن کے ذریعہ ہاتھ، پاؤں، کمر میں کوئی دوا پہنچائی تو روزے میں کوئی حرج نہیں ہوا۔ ۱۲ احقر ناقل عفی عنہ

مسئلہ:- منھ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون تھوک سے کم ہوا اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ:- کوئلہ چبا کر دانت مانجنا اور منجن سے دانت مانجنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اُتر جائے گا تو روزہ جاتا رہے گا۔ اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے، چاہے سوکھی مسواک یا تازی اسی وقت کی توڑی ہوئی ہو۔ اگر نیم کی مسواک ہے اور اس کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی مکروہ نہیں۔

مسئلہ:- کسی نے بھولے سے کچھ کھا لیا اور یوں سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس وجہ سے پھر قصداً کھا لیا تو اب روزہ جاتا رہا فقط قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ:- اگر کسی کو قے ہوئی اور وہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا۔ اور اس گمان سے پھر قصداً کھا لیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہے اور کفارہ

Scanned by CamScanner

واجب نہیں۔

مسئلہ:۔ اگر سرمہ لگایا یا فصد لی یا تیل ڈالا پھر سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھا پی لیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ:۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ کسی نے رمضان میں روزے کی نیت ہی نہیں کی اس لئے کھاتا پیتا رہا تو اس پر کفارہ واجب نہیں۔ کفارہ جب ہے کہ نیت کر کے توڑ دے۔

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

سحری کھانا سنت ہے، اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوارے ہی کھالیوے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالیوے کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لیوے۔

مسئلہ:۔ سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر سے کھانا بہتر ہے۔ لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جاوے۔

مسئلہ:۔ اگر رات کو سحری کھانے کے لئے آنکھ نہ کھلی سب کے سب سو گئے تو بے سحری کھائے صبح کو روزہ رکھو۔ سحری چھوٹ جانے سے

روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات ہے اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ:- جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آوے جس کا بیان نمازوں کے وقتوں میں گزر چکا ہے تب تک سحری کھانا درست ہے۔ اس کے بعد درست نہیں۔

مسئلہ:- کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں، لیکن پھر بھی کچھ کھائے پیئے نہیں روزہ داروں کی طرح رہے۔ اسی طرح اگر سورج ڈوبنے کے گمان سے روز کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا، اس کی قضا کرے۔ کفارہ واجب نہیں۔ اور اب جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں۔

مسئلہ:- اگر اتنی دیر ہو گئی کہ صبح ہو جانے کا شبہ پڑ گیا۔ تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے۔ اور اگر ایسے وقت کچھ کھایا پیا تو بُرا کیا اور گناہ ہوا۔ پھر اگر معلوم ہو گیا کہ اس وقت صبح ہو گئی تو اس روزہ کی قضا رکھے اور اگر کچھ نہ معلوم ہو شبہ ہی شبہ رہ جاوے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط کی بات یہ ہے کہ اس کی قضا رکھ لیوے۔

مسئلہ:- مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جاوے تو فوراً روزہ کھول ڈالے، دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- بدلی کے دن ذرا دیر کر کے روزہ کھولو، جب خوب یقین ہو جائے کہ سورج ڈوب گیا ہوگا تب افطار کرو اور صرف گھڑی وغیرہ پر کچھ اعتماد نہ کرو، جب تک تمہارا دل گواہی نہ دے دے، کیونکہ گھڑی شاید کچھ غلط ہوگئی ہو۔ بلکہ اگر کوئی اذان بھی کہہ دیوے لیکن ابھی وقت آنے میں شبہ ہے، تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں۔

مسئلہ:- چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے۔ یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے کھولے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ بعضی عورتیں اور بعضے مرد نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں۔ اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ[1] ہے۔

مسئلہ:- جب تک سورج کے ڈوبنے میں شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔

کفارہ کا بیان

مسئلہ:- رمضان شریف کے روزے کے توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے برابر لگاتار روزے رکھے، تھوڑے تھوڑے کر کے روزہ رکھنا درست نہیں۔ اگر کسی وجہ سے بیچ میں دو ایک روزے نہیں رکھے تو اب پھر سے دو مہینے کے روزے رکھے۔

---

[1] بعض عورتیں عید کے روز دن نکلے صبح کو کہتی ہیں کہ روزہ کھول لو، خود بھی اس وقت تک کچھ نہیں کھاتی پیتیں، یہ بالکل غلط اور لغو ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ:- اگر دُکھی بیماری کی وجہ سے بیچ میں کفارہ کے کچھ روزے چھوٹ گئے تب بھی تندرست ہونے کے بعد پھر سے روزے رکھنا شروع کرے۔

مسئلہ:- اگر بیچ میں رمضان کا مہینہ آ گیا، تب بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ:- اگر کسی کو ورزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام پیٹ بھر کے کھانا کھلا دیوے، جتنا اُن کے پیٹ میں سماوے خوب تن کے کھالیویں۔

مسئلہ:- ان مسکینوں میں اگر بعضے بالکل چھوٹے بچے ہوں تو جائز نہیں ان بچوں کے بدلے اور مسکینوں کو پھر کھلاوے۔

مسئلہ:- اگر گیہوں کی روٹی ہو تو روکھی روٹی کھلانا بھی درست ہے اور اگر جَو، باجرہ، جوار وغیرہ کی روٹی ہو تو اس کے ساتھ کچھ دال وغیرہ دینا چاہئے جس کے ساتھ روٹی کھاویں۔

مسئلہ:- اگر کھانا نہ کھلاوے بلکہ ساٹھ مسکینوں کو کچا اناج دے دے تب بھی جائز ہے۔ ہر ایک مسکین کو اتنا دے جتنا صدقۂ فطر دیا جاتا ہے اور صدقۂ فطر کا بیان زکوٰۃ کے باب میں آئے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

مسئلہ:- اگر اتنے اناج کی قیمت دے دے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ:- اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح و شام کھانا کھلایا یا ساٹھ دن کچا اناج یا قیمت دیتا رہا تب بھی کفارہ صحیح ہوگا۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- اگر ساٹھ دن تک لگا تار کھانا نہیں کھلایا بلکہ بیچ میں کچھ دن ناغہ ہو گئے تو کچھ حرج نہیں یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ:- اگر ایک ہی رمضان کے دو یا تین روزے توڑ ڈالے تو ایک ہی کفارہ واجب ہے۔ البتہ اگر یہ دونوں روزے ایک رمضان کے نہ ہوں تو الگ الگ کفارہ دینا پڑے گا۔

جن چیزوں سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ:- اچانک ایسا بیمار پڑ گیا کہ روزہ نہ توڑے گا تو جان پر بن آوے گی، یا بیماری بہت بڑھ جاوے گی، تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔ جیسے دفعتاً پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بیتاب ہو گیا۔ یا سانپ نے کاٹ کھایا تو دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے۔ ایسے ہی اگر ایسی پیاس لگے کہ ہلاکت کا ڈر ہے تو بھی توڑ ڈالنا درست ہے۔

مسئلہ:- حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آ گئی جس سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

مسئلہ:- کھانا پکانے کی وجہ سے بے حد پیاس لگ آئی اور اتنی بے تابی ہو گئی کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔ لیکن خود اگر اس نے قصداً اتنا کام کیا جس سے یہ حالت ہو گئی تو گنہگار ہو گی۔

Scanned by CamScanner

جن وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ:- اگر ایسا بیمار ہے کہ روزہ نقصان کرتا ہے اور یہ ڈر ہے کہ روزہ رکھے گا تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھا ہوگا، یا جان جاتی رہے گی، تو روزہ نہ رکھے، جب اچھا ہو جاوے تو اس کی قضا رکھ لیوے لیکن فقط اپنے دل سے ایسا خیال کر لینے سے روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے۔ بلکہ جب کوئی مسلمان دیندار حکیم، طبیب کہہ دے کہ روزہ تم کو نقصان کرے گا تب چھوڑنا چاہئے۔

مسئلہ:- اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شرع کا پابند نہیں ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہے، فقط اس کے کہنے سے روزہ نہ چھوڑے۔

مسئلہ:- اگر حکیم نے تو کچھ نہیں کہا لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی نشانیاں معلوم ہوئی جن کی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے کہ روزہ نقصان کرے گا تب بھی روزہ نہ رکھے اور اگر خود تجربہ کار نہ ہو اور اس بیماری کا کچھ حال معلوم نہ ہو تو فقط خیال کا اعتبار نہیں۔ اگر دیندار حکیم کے بلا بتادئے اور بلا تجربہ کئے اپنے خیال ہی خیال پر رمضان کا روزہ توڑے گا تو کفارہ دینا پڑے گا۔ اور اگر روزہ نہ رکھے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ:- اگر بیماری سے اچھا ہو گیا، لیکن ابھی ضعف باقی ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر ورزہ رکھا تو پھر بیمار ہو جائے گا تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- اگر کوئی مسافرت میں ہو تو اس کو بھی درست ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ پھر کبھی اس کی قضا رکھ لیوے اور مسافرت کے معنی وہی ہیں جس کا نماز کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی تین منزل جانے کا قصد ہو۔

مسئلہ:- مسافرت میں روزے سے اگر کوئی تکلیف نہ ہو جیسے ریل پر سوار ہے اور یہ خیال ہے کہ شام تک گھر پہونچ جاؤں گا یا اپنے ساتھ سب راحت و آرام کا سامان موجود ہے تو ایسے وقت میں بھی روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ نہ رکھے بلکہ قضا رکھ لیوے تب بھی گناہ نہیں، ہاں رمضان شریف کے روزے کی جو فضیلت ہے اس سے محروم رہے گا اور اگر راستہ میں روزہ کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی ہو تو ایسے وقت میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

مسئلہ:- اگر بیماری سے اچھا نہیں ہوا اسی میں مر گیا یا ابھی گھر نہیں پہونچا مسافرت ہی میں مر گیا تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے چھوٹے ہیں آخرت میں اُن کا مواخذہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قضا رکھنے کی مہلت ابھی اس کو نہ ملی تھی۔

مسئلہ:- اگر راستہ میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گیا تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے کیونکہ شرع سے اب وہ مسافر نہیں رہا۔ اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ:- حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان

Scanned by CamScanner

کا یا بچے کی جان کا کچھ ڈر ہو تو روزہ نہ رکھے پھر کبھی قضا رکھ لیوے لیکن اگر اپنا شوہر مالدار ہے کہ کوئی انا رکھ کر دودھ پلوا سکتا ہے تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑ دینا درست نہیں۔ البتہ اگر وہ ایسا لڑکا ہے کہ سوائے اپنی ماں کے کسی کا دودھ نہیں پیتا ہے تو ایسے وقت میں ماں کو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ:- جس کو اتنا بڑھاپا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی۔ یا اتنا بیمار ہے کہ اب نہ اچھے ہونے کی اُمید ہے نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلہ دیدے۔ یا صبح و شام پیٹ بھر کر اس کو کھلا دیوے۔ شرع میں اس کو فدیہ کہتے ہیں۔ اور اگر غلہ کے بدلہ میں اسی قدر غلہ کی قیمت دیدے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ:- پھر اگر کبھی طاقت آ گئی یا بیماری سے اچھا ہو گیا تو سب روزے قضا رکھنے پڑیں گے اور جو فدیہ دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔

مسئلہ:- کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کر گیا کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دیدینا تو اس کے مال میں سے اس کا ولی فدیہ دیدے کفن دفن قرض ادا کر کے جتنا مال بچے اس کی ایک تہائی میں سے اگر سب فدیہ نکل آوے تو دینا واجب[1] ہو گا۔

---

[1] اور اگر سب فدیہ نہ نکلے تو جس قدر نکلے دیدیا جائے۔۱۲

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- اگر اس نے وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال سے فدیہ دیدیا تب بھی خدا سے اُمید رکھے کہ شاید قبول کرے اور اب روزوں کا مواخذہ نہ کرے اور بغیر وصیت کئے خود مردے کے مال میں سے فدیہ دینا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح اگر تہائی مال سے زیادہ ہو جائے تو باوجود وصیت کے بھی زیادہ دینا بدون رضامندی سب وارثوں کے جائز نہیں، ہاں سب وارث نہایت خوشدلی سے راضی ہو جائیں تو دونوں صورتوں میں فدیہ دینا درست ہے لیکن نابالغ وارث کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں ہے بالغ وارث اپنا حصہ اس میں سے جدا کر کے دیدیں تو درست ہے۔

مسئلہ:- ہر وقت کی نماز کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا ایک روزے کا فدیہ ہے اس حساب سے دن رات کی پانچ فرض اور ایک وتر ۶ نمازوں کی طرف سے ایک چھٹانک کم پونے گیارہ سیر گیہوں ۸۰ روپیہ کے سیر سے دیوے مگر احتیاطاً پورے بارہ سیر دیدیے۔

کسی کے ذمہ زکوٰۃ باقی ہے ابھی ادا نہیں کی تو وصیت کر جائے اس کا بھی ادا کر دینا وارثوں پر واجب ہے۔ اگر وصیت نہیں کی اور وارثوں نے اپنی خوشی سے دیدی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔

مسئلہ:- بے وجہ رمضان کا روزہ چھوڑ دینا درست نہیں اور بڑا گناہ ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ اس کے بدلے ایک روزہ رکھ لوں گا کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے ایک روزے کے بدلے میں اگر سال بھر برابر

Scanned by CamScanner

روزہ رکھتا ہے تب بھی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان میں ایک روزے کا ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ:- جب لڑکا لڑکی روزہ رکھنے کے لائق ہو جاویں تو ان کو بھی روزہ کا حکم کرے اور دس برس کی عمر ہو جاوے تو مار کر روزہ رکھاوے اگر سارے روزے نہ رکھ سکے تو جتنے رکھ سکے رکھاوے[1]۔

مسئلہ:- اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھ کے توڑ ڈالے تو اس کی قضا نہ رکھاوے البتہ نماز کی نیت کر کے توڑ دے تو اس کو دُہراوے۔

سوالات

(۱) کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔ کس روزہ میں کفارہ کا حکم ہے؟

(۲) کفارہ کے ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے، سب کو مفصل بتاؤ؟

(۳) فدیہ کا کیا حکم ہے۔ روزے کا فدیہ کتنا ہے اور ہر نماز کا فدیہ کتنا۔ وتر کی نماز کا فدیہ دینا ہوتا ہے یا نہیں؟

(۴) کوئی جان بوجھ کر رمضان شریف کے روزے میں کنکر پتھر کھالیوے تو کفارہ واجب ہے یا صرف قضا۔ اور منقی، آلو بخارا کھالیوے تو قضا واجب ہے کہ کفارہ بھی؟

(۵) سحری کا وقت کب تک ہے۔ کیا سحری کھانے میں ثواب ہے؟

(۶) صبح ہونے میں شبہ ہے تو سحری کھائے یا نہیں؟

---

[1] مگر اس میں اس بات کا پورا خیال رکھے کہ لڑکا جب پیاس سے بیتاب ہو فوراً پانی پلا دے اس کو بہلانا پھسلانا جس میں اس کی جان یا صحت پر اثر پڑے جائز نہیں۔ ۱۲ عاقل عفی عنہ

(۷) کوئی سحری نہ کھانے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو اس پر کفارہ واجب ہے یا صرف قضاء؟

(۸) کسی نے سات آٹھ کوس کا سفر کیا تو اس کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

(۹) کن باتوں سے روزہ توڑ ڈالنا جائز ہے؟

(۱۰) اور کن وجھوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

زکوٰۃ کا بیان

جس کے پاس مال ہو اور زکوٰۃ نہ نکالتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا گناہ گار ہے۔ قیامت کے دن اس پر بڑا سخت عذاب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی تختیاں بنائی جاویں گی۔ پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کی دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پیٹھ داغی جاوے گی اور جب ٹھنڈی ہو جاویں گی پھر گرم کر لی جاویں گی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنا دیا جاوے گا وہ اس کی گردن میں لپٹ جاوے گا۔ پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا کہ میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں، خدا کی پناہ بھلا اتنے عذاب کی کون سہار کر سکتا ہے تھوڑی سی

لالچ کی بدلے یہ مصیبت بھگتنا بڑی بیوقوفی کی بات ہے خدا ہی کی دی ہوئی دولت خدا ہی کی راہ میں نہ دینا کتنی بے جا بات ہے۔

مسئلہ:- جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گذرنے پر اس کی زکوۃ دینا واجب ہے۔

مسئلہ:- کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا چار مہینے یا چھ مہینے تک رہا پھر وہ کم ہو گیا۔ اور دو تین مہینے کے بعد پھر مل گیا، تو بھی زکوۃ دینا واجب ہے۔ غرض کہ جب سال کے اول اور آخر میں مالدار ہو جاوے اور سال کے بیچ میں کچھ دن اس مقدار سے کم رہ جاویں بھی تو زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ بیچ میں تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکوۃ معاف نہیں ہوتی۔ البتہ اگر سب مال جاتا رہے اس کے بعد پھر مال ملے تو جب سے پھر ملا ہے تب سے سال کا حساب کیا جاوے گا۔

مسئلہ:- کسی کے پاس دو سو روپیہ ہے اور اتنے ہی روپیوں کا وہ قرضدار بھی ہے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں، چاہے سال بھر رہے چاہے نہ رہے۔ اور اگر ڈیڑھ سو روپیہ کا قرضدار ہے تو بھی زکوۃ واجب نہیں کیونکہ ڈیڑھ سو روپیہ تو قرضے میں چلا گیا تو فقط پچاس روپیہ رہ گیا۔ اور پچاس روپیہ پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ:- اگر دو سو روپیہ پاس ہیں اور ایک سو روپیوں کا قرضدار

ہے تو ایک سو روپیہ کی زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ:۔ سونے چاندی کے زیور اور برتن اور سچا گوٹہ سب پر زکوٰۃ واجب ہے چاہے پہنتا رہتا ہو یا بند رکھے ہوں اور کبھی نہ پہنتا ہو۔ غرض کہ چاندی سونے کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے۔ البتہ اگر اتنی مقدار سے کم ہو جو اُوپر بیان ہوئی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ سونا چاندی اگر کھرا نہ ہو بلکہ اس میں کچھ میل ہو۔ مثلاً چاندی میں رانگا ملا ہوا ہے تو دیکھو چاندی زیادہ ہے یا رانگا۔ اور چاندی زیادہ ہو تو اس کا وہی حکم ہے۔ جو چاندی کا حکم ہے۔ یعنی۔ گر اتنی مقدار ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر رانگا زیادہ ہے۔ تو اس کو چاندی نہ سمجھیں گے بلکہ رانگا سمجھیں گے۔ پس جو حکم پیتل، تانبے، لوہے، رانگے وغیرہ اسباب کا آگے آوے گا وہی اس کا بھی حکم ہے۔

مسئلہ:۔ کسی کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہو نہ پوری چاندی کی بلکہ تھوڑا سونا ہے تھوڑی چاندی تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو جاوے یا ساڑھے سات تولے سونے کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر دونوں چیزیں اتنی تھوڑی تھوڑی ہیں کہ دونوں کی قیمت نہ اتنی چاندی کے برابر ہے نہ اتنے سونے کے برابر تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سونے اور چاندی دونوں کی پوری مقدار ہے تو قیمت لگانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:۔کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زائد رکھے تھے پھر سال پورا ہونے سے پہلے پہلے پچاس روپے اور مل گئے تو ان پچاس روپیہ کا حساب الگ نہ کریں بلکہ اسی سو روپے کے ساتھ اس کو ملا دیویں گے اور جب ان سو روپے کا سال پورا ہوگا تو پورے ڈیڑھ سو کی زکوٰۃ واجب ہوگی اور ایسا سمجھیں گے کہ پورے ڈیڑھ سو پر سال گزر گیا۔

مسئلہ:۔سونے چاندی کے سوا اور جتنی چیزیں ہیں جیسے لوہا، تانبا، پیتل، گلٹ رانگا وغیرہ اور ان کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور کپڑے جوتے اور اس کے سوا جو کچھ اسباب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو بیچتا اور سوداگری کرتا ہے تو دیکھو کہ وہ اسباب کتنا ہے۔ اگر اتنا ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہے تو جب سال گزر جائے تو سوداگری کے اسباب میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور اگر وہ مال سوداگری کے لئے نہیں ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنا مال ہو اگر ہزاروں روپے کا مال ہو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ:۔گھر کا اسباب جیسے پتیلی، دیگچہ، بڑی دیگ، سنی، لگن، اور کھانے پینے کے برتن اور رہنے سہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے سچے موتیوں کا ہار وغیرہ ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنا ہو۔ اور چاہے روزمرہ کے کام میں آتا ہو یا نہ آتا ہو کسی طرح زکوٰۃ واجب نہیں۔

Scanned by CamScanner

ہاں اگر سوداگری کا اسباب ہو تو پھر اس میں زکوٰۃ واجب ہے، خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کے سوا اور جتنا مال و اسباب ہو اگر وہ سوداگری کا اسباب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے نہیں تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ:- کسی کے پاس دس پانچ گھر ہیں اُن کو کرایہ پر چلاتا ہے تو ان مکانوں پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کے ہوں۔ ایسے ہی اگر کسی نے دو چار سو روپے کے برتن خرید لئے اور اُن کو کرایہ پر چلاتا رہتا ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔ غرض کہ کرایہ پر چلانے سے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ:- سوداگری کا مال وہ کہلائیگا جس کو اسی ارادے سے مول لیا ہو کہ اس کی سوداگری کریں گے تو اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کیلئے یا شادی وغیرہ کے خرچ کیلئے چاول مول لئے پھر ارادہ ہو گیا کہ لاؤ اس کی سوداگری کرلیں تو یہ مال سوداگری کا نہیں ہے اور اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ:- اگر کوئی مالدار آدمی جس پر زکوٰۃ واجب ہے سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدے اور سال کے پورے ہونے کا انتظار نہ کرے تو یہ بھی جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور اگر مالدار نہیں ہے بلکہ کہیں سے مال ملنے کی اُمید تھی اور اس اُمید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدی تو یہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جب مال مل جاوے اور اس پر سال گذر جائے تو پھر زکوٰۃ دینا چاہئے۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- مالدار آدمی اگر کئی سال کی زکوۃ پیشگی دیدے تو بھی جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو بڑھتی کی زکوۃ پھر دینا پڑے گی۔

زکوۃ کے ادا کرنے کا بیان

مسئلہ:- مال پر جب پورا سال گذر جائے تو فوراً زکوۃ ادا کردے نیک کام میں دیر لگانا اچھا نہیں کہ شاید اچانک موت آجاوے اور یہ مواخذہ اپنی گردن پر رہ جائے۔ اگر سال گذرنے پر زکوۃ ادا نہیں کی، یہاں تک دوسرا سال بھی گزر گیا تو گنہگار رہوا۔ اب بھی توبہ کرکے دونوں سال کی زکوۃ دیدے غرض کہ عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ضروری دیدے، باقی نہ رکھے۔

مسئلہ:- جتنا مال ہے اس کا چالیسواں حصہ زکوۃ میں دینا واجب ہے یعنی سو روپے میں ڈھائی روپئے، اور چالیس روپے میں ایک روپیہ۔

مسئلہ:- جس وقت زکوۃ کا روپیہ کسی غریب کو دیوے اس وقت اپنے دل میں اتنا ضرور خیال کرلے کہ میں زکوۃ دیتا ہوں۔ اگر یہ نیت نہیں کی یوں ہی دیدیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، پھر سے دینا چاہئے اور یہ جتنا دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔

مسئلہ:- اگر فقیر کو دیتے وقت یہ نیت نہیں کی تو جب تک وہ مال فقیر کے پاس رہے اس وقت تک یہ نیت کرلینا درست ہے۔ اب نیت کرلینے سے بھی زکوۃ ادا ہوجائے گی۔ البتہ جب فقیر نے خرچ کرڈالا اس وقت

نیت کرنے کا اعتبار نہیں ہے۔ اب پھر سے زکوٰۃ دیوے۔

مسئلہ:۔ کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے دو روپیہ نکال کر الگ رکھ لئے کہ جب کوئی مستحق ملے گا اس کو دیدوں گا، پھر جب فقیر کو دیا اس وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا بھول گیا تو بھی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت سے نکال کر الگ نہ رکھتا تو ادا نہ ہوتی۔

مسئلہ:۔ کسی نے زکوٰۃ کے دو روپئے نکالے تو اختیار ہے کہ ایک ہی کو سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی غریبوں کو دیدے، چاہے اسی دن سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کی مہینے میں دیدے۔

مسئلہ:۔ بہتر یہ ہے کہ ایک غریب کو کم سے کم اتنا دیدے کہ اس دن کیلئے کافی ہو جاوے کسی اور سے مانگلنا نہ پڑے۔

مسئلہ:۔ ایک ہی فقیر کو اتنا مال دیدینا جتنے مال کے ہونے سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مکروہ ہے لیکن اگر دیدیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ اور اس سے کم دینا جائز ہے مکروہ بھی نہیں۔

مسئلہ:۔ کوئی مرد یا عورت قرض مانگنے آیا اور یہ معلوم ہے کہ وہ اتنا تنگدست اور مفلس ہے کہ کبھی ادا نہ کر سکے گا یا ایسا نادہند ہے کہ قرض لے کر کبھی ادا نہیں کرتا۔ اس کو قرض کے نام سے زکوٰۃ کا روپیہ دیدیا اور اپنے دل میں سوچ لیا کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں، تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اگرچہ وہ اپنے دل میں یہی سمجھے کہ مجھے قرض دیا ہے۔

مسئلہ:- اگر کسی کو انعام کے نام سے کچھ دیا مگر دل میں یہ نیت ہے کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں تب بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

مسئلہ:- کسی غریب آدمی پر تمہارا دس روپیہ قرض ہے اور تمہارے مال کی زکوٰۃ بھی دس روپیہ یا اس سے زیادہ ہے اس کو اپنا قرضہ زکوٰۃ کی نیت سے معاف کر دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ البتہ اس کو دس روپیہ زکوٰۃ کی نیت سے دیدو تو زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ اب یہی روپیہ اپنے قرضہ میں اس سے لینا درست ہے۔

مسئلہ:- کسی کے پاس چاندی کا اتنا زیور ہے کہ حساب سے تین تولہ چاندی زکوٰۃ کی ہوتی ہے اور بازار میں تین تولہ چاندی دو روپیہ کی بکتی ہے تو زکوٰۃ میں دو روپیہ دینا درست نہیں۔ کیونکہ دو روپیہ کا وزن تین تولہ نہیں ہوتا۔ اور چاندی کی زکوٰۃ میں جب چاندی دی جائے تو وزن کا اعتبار ہوتا ہے، قیمت کا اعتبار نہیں ہوتا۔ ہاں اس صورت میں اگر دو روپیہ کا سونا خرید کر کے دیدیا، یا دو روپیہ کے پیسے یا دو روپیہ کا کپڑا یا اور کوئی چیز دیدی، یا خود تین تولہ چاندی دیدی تو درست ہے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ:- زکوٰۃ کا روپیہ خود نہیں دیا بلکہ کسی اور کو دے دیا کہ تم دینا، یہ بھی جائز ہے۔ اب وہ شخص اگر دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت نہ بھی کرے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ:- اگر تم نے کسی کو روپے نہیں دیئے لیکن اتنا کہہ دیا کہ تم ہماری

طرف سے زکوٰۃ دیدینا۔ اس لئے اس نے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو ادا ہوگئی۔ اور جتنا اس نے تمہاری طرف سے دیا ہے اب تم سے لے لیوے۔

مسئلہ:۔ اگر تم نے کسی سے کچھ نہیں کہا اس نے بلا تمہاری اجازت کے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی اب اگر تم منظور بھی کرلو تب بھی درست نہیں اور جتنا تمہاری طرف سے دیا ہے تم سے وصول کرنے کا اس کو حق نہیں۔

مسئلہ:۔ تم نے ایک شخص کو اپنی زکوٰۃ دینے کے لئے دو روپیہ دیئے تو اس کو اختیار ہے چاہے خود کسی غریب کو دیدے یا کسی اور کے سپرد کردے کہ تم یہ روپیہ زکوٰۃ میں دیدینا۔ نام کا بتلانا ضروری نہیں ہے کہ فلاں کی طرف سے یہ زکوٰۃ دینا اور وہ شخص وہ روپیہ اگر اپنے کسی رشتے دار یا ماں باپ کو غریب دیکھ کر دیدے تب بھی درست ہے لیکن اگر وہ خود غریب ہو تو آپ ہی لے لینا درست نہیں، البتہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہے کہ جو چاہے کرو اور جسے چاہو دے دو تو آپ بھی لے لینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص حرام مال کو حلال کے ساتھ ملادے تو سب کی زکوٰۃ اس کو دینا ہوگی۔

پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان

کوئی شہر کافروں کے قبضے میں تھا وہی لوگ وہاں رہتے سہتے تھے پھر

مسلمان اُن پر چڑھ آئے اور لڑ کر وہ شہر اُن سے چھین لیا اور وہاں دین اسلام
پھیلایا اور مسلمان بادشاہ نے کافروں سے لے کر شہر کی ساری زمین انہیں
مسلمانوں کو بانٹ دی تو ایسی زمین کو شرع میں عشری کہتے ہیں اور اگر اس شہر
کے رہنے والے لوگ سب کے سب اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے لڑنے کی
ضرورت نہیں پڑی تب بھی وہ شہر کی سب زمین عشری کہلائے گی اور عرب
کے ملک کی بھی ساری زمین عشری ہے۔

مسئلہ:- اگر کسی کے باپ اور دادا سے یہی عشری زمین برابر چلی
آتی ہو یا ایسے مسلمان سے خریدی جس کے پاس اسی طرح چلی آتی ہو تو ایسی
زمین میں جو کچھ پیدا ہو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے
کہ اگر کھیت کو سینچنا نہ پڑے فقط بارش کے پانی سے پیداوار ہو گئی یا ندی اور
دریا کے کنارے ترائی میں کوئی چیز بوئی اور بے سینچے پیدا ہوئی تو ایسے کھیت
میں جتنا پیدا ہوا ہے اس کا دسواں حصہ خیرات کر دینا واجب ہے۔ یعنی دس
من میں ایک من اور دس سیر میں ایک سیر اور اگر کھیت کو پُر چلا کر کے یا کسی
اور طریقہ سے سینچا ہے تو پیداوار کا بیسواں حصہ خیرات کرے۔ یعنی بیس من
میں ایک من اور بیس سیر میں ایک سیر۔ اور یہی حکم ہے باغ کا اور ایسی زمین
میں کتنی ہی تھوڑی چیز پیدا ہوئی ہو، بہر حال یہ صدقہ خیرات کرنا واجب ہے،
کم اور زیادہ ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے۔

مسئلہ:- کسی نے اپنے گھر کے اندر کوئی درخت لگایا، یا کوئی چیز

ترکاری کی قسم سے یا اور کچھ بویا اور اس میں پھل آیا تو اس میں بڑا عالموں کا اختلاف ہے مگر ہم آسانی کے واسطے یہی بتلایا کرتے ہیں کہ پیداوار والے کے ذمہ ہے۔ سو اگر کھیت ٹھیکہ پر ہو خواہ نقد پر یا غلہ پر تو کسان کے ذمہ ہوگا اور اگر کھیت بٹائی پر ہو تو زمیندار اور کسان دونوں اپنے اپنے حصہ کا دیویں[1]۔

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انکا بیان

جن کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا وغیر یا اتنی ہی قیمت کا سوداگری کا اسباب ہو اس کو شریعت میں مالدار کہتے ہیں ایسے شخص کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اس کو زکوٰۃ کا پیسہ لینا اور کھانا بھی درست نہیں۔ اسی طرح جس کے پاس اتنی ہی قیمت کا کوئی مال ہو جو سوداگری کا اسباب نہیں لیکن ضرورت سے زائد ہے وہ بھی مالدار ہے ایسے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اگرچہ خود اس قسم کے مالدار پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ:- اور جس کے پاس اتنا مال نہیں بلکہ تھوڑا مال ہے یا کچھ بھی نہیں۔ یعنی ایک دن کے گذارے کے موافق بھی نہیں اس کو غریب کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور ان لوگوں کو لینا بھی درست ہے۔

---

[1] گھر کے باہر جو آم، مہوہ، کٹھل، امرود غرض کسی پھل کے درخت ایسی ہی زمین میں ہوں اُن سب میں عشر واجب ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ:- بڑی بڑی دیگیں اور بڑے بڑے فرش فروش اور شامیانے جن کی برسوں میں ایک آدھ دفعہ کہیں شادی بیاہ میں ضرورت پڑتی ہے اور روزمرّہ ان کی ضرورت نہیں ہوتی وہ ضروری اسباب میں داخل نہیں۔

مسئلہ:- رہنے کا گھر اور پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے لئے نوکر چاکر اور گھر کی گرہستی جو اکثر کام میں رہتی ہے۔ یہ سب ضروری اسباب میں داخل ہیں۔ ان کے ہونے سے مالدار نہیں ہوگا۔ چاہے جتنی قیمت ہو اس لئے اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ اسی طرح پڑھے ہوئے آدمی کے پاس اس کی سمجھ اور برتاؤ کی کتابیں بھی ضروری اسباب میں داخل ہیں۔

مسئلہ:- کسی کے پاس دس پانچ مکان ہیں۔ جن کو کرایہ پر چلاتا ہے اور اس کی آمدنی سے گذر کرتا ہے، یا ایک آدھ گاؤں ہے جس کی آمدنی آتی ہے لیکن بال بچے اور گھر میں کھانے پینے والے لوگ اتنے زیادہ ہیں کہ اچھی طرح گذر بسر نہیں ہوتی اور تنگی رہتی ہے اور اس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

مسئلہ:- کسی کے پاس ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ لیکن پورے ہزار روپے کا یا اس سے بھی زیادہ کا قرضدار ہے تو اس کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ اور اگر قرض ہزار روپے سے کم ہو تو دیکھو قرضہ دے کر کتنا روپیہ بچتا ہے۔ اگر اتنے بچیں جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اگر اس سے کم بچیں تو دینا درست ہے۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- ایک شخص اپنے گھر کا بڑا مالدار ہے لیکن کہیں سفر میں ایسا اتفاق ہوا کہ اس کے پاس کچھ خرچ نہیں رہا سارا مال چوری ہو گیا یا اور کوئی وجہ ایسی ہوئی کہ اب گھر تک پہونچنے کا بھی خرچ نہیں کے ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ دینا درست ہے۔ ایسے ہی اگر حاجی کے پاس راستے میں خرچ چُک گیا اور اس کے گھر میں مال و دولت ہے اس کو بھی دینا درست ہے۔

مسئلہ:- زکوٰۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا درست نہیں مسلمان ہی کو دیوے۔ اور زکوٰۃ اور عشر اور صدقہ، فطر اور نذر اور کفارے کے سوا اور خیر خیرات کافر کو دینا بھی درست ہے۔

مسئلہ:- زکوٰۃ کے پیسے سے مسجد بنوانا یا کسی لاوارث مُردے کا گور و کفن کر دینا یا مُردہ کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کر دینا یا کسی اور نیک کام میں لگا دینا درست نہیں جب تک کسی مستحق کو دے نہ دیا جائے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔[ا]

مسئلہ:- اپنی زکوٰۃ کا پیسہ اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، پَر دادا وغیرہ پر جن لوگوں سے یہ پیدا ہوا ہے ان کو دینا درست نہیں ہے۔ اسی طرح اپنی اولاد اور پوتے پڑپوتے، نواسے وغیرہ جو لوگ اس کی اولاد میں داخل ہیں ان کو بھی دینا درست نہیں۔ ایسے ہی بی بی اپنے میاں کو اور میاں اپنی بی بی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

[ا] اس سے سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ ہر قسم کی کمیٹی اور چندہ نیز ایسے مدارس میں جہاں مال رقوم کا خرچ باضابطہ مستحقین پر نہ کیا جاتا ہو تنخواہ و نمائش وغیرہ میں خرچ کرتے ہوں وہاں دینا ہر گز جائز نہیں اس میں کثرت سے کوتاہی ہوتی ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- اِن رشتہ داروں کے سوا اور سب کو زکوٰۃ دینا درست ہے، جیسے بھائی، بہن، بھتیجی، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ، داماد، ساس، خسر وغیرہ سب کو دینا درست ہے۔

مسئلہ:- نابالغ لڑکے کے باپ اگر مالدار ہوں تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اور اگر لڑکا لڑکی بالغ ہو گئے اور خود وہ مالدار نہیں لیکن ان کا باپ مالدار ہے تو ان کو دیدینا درست ہے۔

مسئلہ:- اگر چھوٹے بچہ کا باپ تو مالدار نہیں لیکن ماں مالدار ہے تو اس بچہ کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

مسئلہ:- سیدوں[۱] اور علویوں[۲] کو اور اسی طرح جو حضرت عباسؓ کی یا حضرت جعفرؓ کی یا حضرت عقیلؓ یا حضرت حارثؓ ابن عبدالمطلب کی اولاد میں ہوں ان کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں[۳]۔

اسی طرح جو صدقہ شریعت سے واجب ہو اس کا دینا بھی درست نہیں۔ جیسے نذر، کفارہ، عشر، صدقۂ فطر اور اس کے سوا اور کسی صدقۂ خیرات کا دینا درست ہے۔

---

۱ اولاد حضرت فاطمہؓ

۲ اولاد حضرت علیؓ از غیر حضرت فاطمہؓ ۱۲

۳ ہمارے حضرت کے دادا ہاشم کی اولاد سے جو ہوگا ان کو زکوٰۃ وغیرہ دینا درست نہیں چونکہ یہ سب لوگ انہیں کی اولاد سے ہیں اس لئے علیحدہ علیحدہ نام لکھ دیا گیا ہے یہ سب لوگ بنی ہاشم کہلاتے ہیں۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

Scanned by CamScanner

مسئلہ:۔گھر کے نوکر چاکر، خدمت گار، ماما، دائی، کھلائی وغیرہ کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دیدینا درست ہے۔لیکن ان کی تنخواہ میں حساب نہ کرے بلکہ تنخواہ سے زائد بطور انعام اکرام کے دیدے اور دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت رکھے تو درست ہے۔

مسئلہ:۔جس لڑکے کو کسی عورت نے دودھ پلایا ہے اس کو اور جس نے بچپن میں تم کو دودھ پلایا ہے اس کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ایک شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دیدی پھر معلوم ہوا کہ وہ مالدار ہے یا سید ہے یا اندھیری رات میں کسی کو دیدیا پھر معلوم ہوا کہ وہ تو میری ماں تھی یا میری لڑکی تھی یا کوئی رشتہ دار ہے جس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں۔لیکن لینے والے کو اگر معلوم ہو جائے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے اور میں زکوٰۃ لینے کا مستحق نہیں ہوں تو نہ لیوے اور پھیر دیوے اور اگر دینے کے بعد معلوم ہو کہ جس کو دیا ہے وہ کافر ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر ادا کرے۔

مسئلہ:۔زکوٰۃ کے دینے میں اور زکوٰۃ کے سوا اور صدقہ خیرات میں سب سے یہ نہ بتلاؤ کہ یہ صدقہ اور خیرات کی چیز ہے تاکہ بُرا نہ مانیں۔

مسئلہ:۔ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا مکروہ ہے۔ہاں اگر دوسرے شہر میں اس کے رشتہ دار رہتے ہیں ان کو بھیج دیا۔یہاں والوں کے اعتبار سے وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہیں۔یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہیں۔ان کو

Scanned by CamScanner

بھیج دیا تو مکروہ نہیں کہ طالب علموں اور دیندار عالموں کو دینا بڑا ثواب ہے۔

سوالات

(۱) زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟

(۲) زکوٰۃ میں کونسا حصہ دینا ہوتا ہے، اس حساب سے سو روپیہ کی زکوٰۃ کیا ہوگی؟

(۳) کسی کے پاس ۳۵ تولہ چاندی ہے اور ایک تولہ سونا (سونے کا نرخ ۲۵ روپیہ تولہ ہے) اور وہ دس روپیہ کا قرضدار ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض۔ ہے یا نہیں؟

(۴) کسی کے پاس پورے سال مقدار زکوٰۃ کے موافق مال نہیں رہا بلکہ چھ مہینے رہا اور چھ ماہ بعد کچھ مال اس نے اپنے کام میں لگا دیا کسی کو قرض دیدیا پھر اس کا مال دو مہینے کے بعد مل گیا اس مال ملنے سے وہ بدستور مالکِ نصاب ہوگیا۔ تو اس شخص پر جب سال پورا ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

(۵) گھر بڑے بڑے پلنگ، دیگ، فرش، برتنے کے برتن، سچا موتی، ہیرا، جواہرات یہ سب کتنا ہو تو زکوٰۃ فرض ہے؟

(۶) کیا زکوٰۃ دیتے وقت نیت فرض ہے؟

(۷) کون اور کتنا سامان سوداگری کا ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے؟

(۸) کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اپنے رشتہ داروں میں کسی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے؟

(۹) پیداوار کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

(۱۰) زکوٰۃ کے مال سے مسجد بنوانا، کوئی دینی جلسہ کرنا یا اور کسی نیک کام میں لگانا یا ایسے چندہ میں وہ روپیہ دیدینا کہ وہاں غالب گمان اس کا ہے کہ یہ لوگ مصرف زکوٰۃ میں نہ صرف کریں گے یا کسی عالم حافظ کی تنخواہ میں درست ہے یا نہیں؟

Scanned by CamScanner

صدقۂ فطر کا بیان

مسئلہ:- جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے۔ چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گذرا ہو اور اس صدقہ کو شرع میں صدقۂ فطر کہتے ہیں۔

مسئلہ:- کسی کے پاس رہنے کا بڑا بھاری گھر ہے کہ اگر بیچا جائے تو تو ہزار پانچ سو کا بکے گا۔ اور پہننے کے بڑے قیمتی کپڑے ہیں مگر ان میں گوٹہ لچکا نہیں اور خدمت کیلئے دو چار خدمت گار ہیں۔ گھر میں ہزار پانچ سو کا ضروری اسباب بھی ہے مگر زیور نہیں اور وہ سب کام میں آیا کرتا ہے یا کچھ اسباب ضرورت سے زیادہ بھی ہیں اور کچھ گوٹہ لچکا زیور بھی ہے لیکن وہ اتنا نہیں جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ تو ایسے پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ:- کسی کے پاس ضروری اسباب سے زائد مال اسباب ہے، لیکن وہ قرضدار بھی ہے تو قرضہ مجرا کر کے دیکھو کیا بچتا ہے، اگر اتنی قیمت کا اسباب بچ رہے جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو صدقۂ فطر واجب ہے اور اگر اس سے کم بچے تو واجب نہیں۔

مسئلہ:- عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اسی وقت صدقہ

Scanned by CamScanner

واجب ہو جاتا ہے۔ تو اگر کوئی فجر کے وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں اس کے مال میں سے نہ دیا جاوے گا۔

مسئلہ:- بہتر یہ ہے کہ جس وقت لوگ نماز کے لئے عیدگاہ جائیں اس سے پہلے صدقہ دیدے۔ اگر پہلے نہ دیا تو خیر بعد کو سہی۔

مسئلہ:- اگر کسی نے صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے ہی رمضان میں دیدیا تب بھی ادا ہو گیا، اب دوبارہ دینا واجب نہیں۔

مسئلہ:- اگر کسی نے عید کے دن صدقۂ فطر نہ دیا تو معاف نہیں ہوا۔ اب کسی دن دیدینا چاہئے۔

مسئلہ:- صدقۂ فطر فقط اپنی طرف سے واجب ہے کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں نہ بچوں کی طرف سے نہ ماں باپ کی طرف سے نہ شوہر نہ اور کسی کی طرف[1] سے۔

مسئلہ:- اگر چھوٹے بچے کے پاس اتنا مال ہو جتنے کے ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ جیسے اس کا کوئی رشتہ دار مر گیا، اس کے مال سے اس بچے کو حصہ ملا یا کسی اور طرح سے بچے کو مال مل گیا تو اس بچے کے مال میں سے صدقۂ فطر ادا کرے۔ لیکن اگر وہ بچہ عید کے دن صبح ہونے کے بعد پیدا ہوا تو اس کی طرف سے صدقۂ فطر واجب نہیں۔

---

[1] یہ حکم عورتوں کا ہے اور مرد پر نابالغ اولاد کی طرف سے دینا بھی واجب ہے لیکن اگر وہ اولاد مالدار ہو تو باپ کے ذمہ واجب نہیں بلکہ اُن ہی کے مال میں سے دیوے اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب نہیں البتہ اگر کوئی لڑکا مجنون ہو تو اس کی طرف سے بھی دیوے۔ ۱۲ محمد عیسیٰ

Scanned by CamScanner

مسئلہ:۔ جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے اور جس نے رکھے اس پر بھی واجب ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں۔

مسئلہ:۔ صدقہ فطر میں اگر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا گیہوں کے ستو دیوے تو اسی روپے کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اور پونے دو سیر احتیاط کے لئے پورے دو سیر یا کچھ اور زیادہ دینا چاہئے کیونکہ زیادہ ہو جانے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور اگر جَو یا جَو کا آٹا دیوے تو اس کا دونا دینا چاہئے۔

مسئلہ:۔ اگر گیہوں اور جو کے سوا کوئی اور اناج دیا جیسے چنا، جوار، تو اتنا دیدے کہ اس کی قیمت اتنے گیہوں یا اتنے جو کے برابر ہو جائے جتنا اوپر بیان ہوا۔

مسئلہ:۔ اگر گیہوں اور جَو نہیں دیئے بلکہ اتنے گیہوں یا جَو کی قیمت دیدی تو یہ سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ:۔ ایک آدمی صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی فقیروں کو دیدے دونوں باتیں جائز ہیں۔

مسئلہ:۔ اگر کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دے دیا یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ:۔ صدقۂ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

قربانی کا بیان

قربانی کرنے کا بہت ثواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ ان دنوں میں یہ نیک کام سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور قربانی کرتے وقت یعنی ذبح کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین تک پہونچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے تو خوب خوشی سے اور خوب دل کھول کر قربانی کیا کرو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے جانور پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ سبحان اللہ۔ بھلا سوچو تو اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں مل جاتی ہیں۔ سبحان اللہ۔ بھیڑ کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں اگر کوئی صبح سے شام تک گنے تب بھی نہ گن پاوے پس سوچو تو کتنی نیکیاں ہوئیں بڑی دینداری کی بات تو یہ ہے کہ اگر کسی پر قربانی کرنا واجب بھی نہ ہو تو تب بھی اتنے بے حساب ثواب کے لالچ میں کر دینا چاہئے کہ جب یہ دن چلے جاویں گے تو یہ دولت کہاں نصیب ہوگی اور اتنی آسانی سے اتنی نیکیاں کیسے کما سکے گا اور اگر اللہ تعالیٰ نے مالدار اور امیر بنایا ہو تو مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کرے جو رشتے دار مر گئے ہیں جیسے ماں باپ

Scanned by CamScanner

وغیرہ ان کی طرف سے بھی قربانی کرے کہ ان کی روح کو اتنا بڑا ثواب پہونچ جاوے۔ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طرف سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی طرف سے، اپنے پیر وغیرہ کی طرف سے کردے نہیں تو اتنا کم از کم ضرور کرے کہ اپنی طرف سے قربانی ضرور کرے کیونکہ مالدار پر تو واجب ہے ہی۔ جس کے پاس مال و دولت سب کچھ موجود ہے۔ اور قربانی کرنا اس پر واجب ہے۔ پھر بھی اس نے قربانی نہ کی اس سے بڑھ کر بدنصیب اور محروم کون ہوگا اور گناہ رہا سو الگ[۱]۔

جب قربانی کا جانور لٹائے تو پہلے یہ دعا پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ

[۱] اکثر لوگ گائے کی قربانی کرنے میں اس وجہ سے تامل کرتے ہیں کہ ہندوؤں کو ناگوار معلوم ہوتا ہے اور یہ ہم وطن و ہمسایہ ہیں انکی دل آزاری نہ کرنا چاہئے اور دوسرے جانوروں کی قربانی کرنا چاہئے۔ یہ سرتاسر شریعت کے خلاف ہے ہندوؤں کی دل آزاری تو ہمارے مسلمان ہی ہونے سے ہے۔ تو کیا نعوذ باللہ تم اسلام ہی کو سلام کردوگے۔ گائے کی قربانی ہندوستان میں اسلام کی ایک علامت ہے اس کی قربانی بدون کسی خیال کے للّٰہیت کے ساتھ ضرور کرنا چاہئے اور دوسری حالت میں غیر مذہب کا احترام لازم آتا ہے۔ اور یہ جائز نہیں اسی طرح بعض نام کے صوفی گائے کے گوشت سے پرہیز کرتے ہیں اس کو مصر طریق اور بعض معظم بھی جانتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ناقل خود ملا ہے ان کے بددین ہونے میں کیا کلام۔
۱۱۲ احقر ناقل عفی عنہ

Scanned by CamScanner

اَمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ
کر جانور کو پچھاڑے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:- اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ[۱]
کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

مسئلہ:- جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر بقرعید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر قربانی کر دے تو بہت ثواب پائے گا۔

مسئلہ:- مسافر پر قربانی کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ:- بقرعید کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کرے۔ لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین دن بقرعید کا دن ہے، پھر گیارہویں تاریخ، پھر بارہویں تاریخ۔

مسئلہ:- بقرعید کے دن نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کرے۔ البتہ اگر کوئی کسی دیہات میں یا گاؤں میں رہتا ہو تو وہاں فجر کی نماز کے بعد ہی قربانی کر دینا درست ہے۔ شہر کے اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد کریں۔

---

[۱] اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کرے تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ فُلَانٍ کہے اور فلاں کی جگہ اسی کا نام لیوے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ:- بارھویں تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج ڈوب گیا تو اب قربانی کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ:- دسویں سے لے کر بارھویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں، لیکن رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔

مسئلہ:- اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرائے اور ذبح کے وقت وہاں جانور کے سامنے کھڑا ہو جانا بہتر ہے۔

مسئلہ:- قربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیا تو بھی قربانی درست ہوگئی۔ لیکن اگر یاد ہو تو وہ دعا پڑھ لینا بہتر ہے جو اُوپر بیان ہوئی ہے۔[1]

---

[1] بعض لوگ دوسروں سے محض اس خیال سے قربانی کراتے ہیں کہ ذبح کرنے کو وہ دل میں خود ایک فعل قبیح تصور کرتے ہیں (حالانکہ خود اپنے ہاتھ ذبح کرنا بہتر ہے) لیکن یہ عقیدہ کی غلطی ہے اور بہت برا عقیدہ ہے۔ کیا تم تو بہ تو بہ رسول اللہؐ سے بڑھ کر رحیم ہو اور تمہارا یہ فعل جرم نہیں ہے بلکہ حق تعالیٰ سے محبت کی کمی کے باعث سے ہے، طبعاً دل پر اثر ہو اس کے خون یا تڑپنے سے دل کڑھے تو قابل ملامت نہیں لیکن حق تعالیٰ کا حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھ کر دل پہ جبر کر کے ذبح کرے کیونکہ ہم اپنے جذبات کے تابع نہیں بلکہ ہمارے تمام جذبات احکام شرعیہ کے تابع ہیں خوب سمجھ لو۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ:- قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے واجب نہیں بلکہ اگر نابالغ اولاد مالدار بھی ہو تب بھی اس کی طرف سے کرنا واجب نہیں نہ اپنے مال میں سے نہ اسکے مال میں سے۔ اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی کر دی تو نفل ہو گئی لیکن اپنے ہی مال سے کرے اس کے مال میں سے ہرگز نہ کرے۔

مسئلہ:- بکری، بھیڑ، دُنبہ، بیل، بھینس، بھینسا، گائے، اونٹ اتنے جانوروں کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ:- گائے، بھینس، اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔ نہ اس کی جس کا حصہ پورا ہے نہ اس کی جس کا حصہ ساتویں سے کم ہے۔

مسئلہ:- اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم لوگ شریک ہوئے جیسے پانچ شریک ہوئے یا چھ آدمی شریک ہوئے اور سب لوگ برابر کے شریک ہیں تب بھی سب کی قربانی درست ہے اور اگر آٹھ آدمی شریک ہو گئے تو کسی کی قربانی صحیح نہیں۔

مسئلہ:- گائے، خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر اور کوئی ملے گا تو اس کو بھی اس گائے میں شریک کرلیں گے اور ساجھے میں قربانی کریں گے اس کے بعد کچھ اور لوگ شریک ہو گئے تو یہ درست ہے اور اگر خریدتے وقت

Scanned by CamScanner

اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی، بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے کرنے کا ارادہ تھا تو اب اس میں کسی کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا تو دیکھنا چاہئے جس نے شریک کیا ہے آیا وہ امیر ہے کہ اس پر قربانی واجب ہے یا غریب ہے جس پر قربانی واجب نہیں۔ اگر امیر ہے تو درست ہے اور اگر غریب ہے تو درست نہیں[1]۔

مسئلہ:۔ سات آدمی گائے میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر بانٹیں۔ نہیں تو کوئی حصہ کم زیادہ رہے گا تو سود ہو جاوے گا اور گناہ ہوگا البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلے پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف کلے پائے یا کھال ہو اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے، چاہے جتنا کم ہو۔ جس طرف زیادہ تھا اس طرف کلے پائے شریک کئے تو بھی سود ہو گیا۔ اور گناہ ہوا۔

مسئلہ:۔ بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں۔ جب پورے سال کی ہو تو قربانی درست ہے اور گائے، بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں پورے دو برس ہو چکیں تو قربانی درست اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں ہے اور دُنبہ یا بھیڑ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا

---

[1] کیونکہ غریب نے تو خود نیت کر کے اپنے ہی سے واجب کیا ہے پس جتنے جانوروں کی بھی قربانی کی نیت کر کے خریدے گا ان کی قربانی واجب ہوگی اور امیر ہو تو ہر حال میں واجب ہے اس کی نیت کو اس میں دخل نہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ

ہو اور سال بھر والے بھیڑ دُنبوں میں اگر چھوڑ دو تو کچھ فرق نہ معلوم ہوتا ہو اس وقت چھ مہینے کا دُنبہ اور بھیڑ کی بھی قربانی درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہئے۔

مسئلہ:- جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا یا تہائی دم یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی تو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ:- جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا یا چوتھا پاؤں رکھتا ہو لیکن اس سے چل نہیں سکتا اس کی بھی قربانی درست نہیں۔ اور اگر چلتے وقت پاؤں زمین پر رکھتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لگتا ہے لیکن لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ:- اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو۔ اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اگر اتنا دُبلا نہ ہو تو دبلا ہونے سے کچھ حرج نہیں۔ اس کی قربانی درست ہے لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔

مسئلہ:- جس جانو کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں اس سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ:- جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اس کی بھی

قربانی درست نہیں اور اگر کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے ہیں تو اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں، یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے البتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں۔

مسئلہ:۔ خصی یعنی بدھیا بکرے اور مینڈھے کی قربانی درست ہے جس جانور کے خارش (کھجلی) ہو اس کی بھی قربانی درست ہے۔ البتہ اگر خارش کی وجہ سے بالکل لاغر ہو گیا تو درست نہیں۔

مسئلہ:۔ قربانی کا گوشت آپ کھاوے اور اپنے رشتے ناطے کے لوگوں کو دے اور فقیروں محتاجوں کو خیرات کرے اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے لیکن اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی کی کھال یا تو یونہی خیرات کر دے اور یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کر دے وہ قیمت ایسے لوگوں کو دے جن کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ اور قیمت میں جو پیسے ملے ہیں بعینہٖ وہی پیسے خیرات کرنا چاہئے، اگر وہ پیسے کام میں خرچ کر ڈالے اور اتنے ہی پیسے اپنے پاس سے دیدے تو بری بات ہے مگر ادا ہو جائیں گے۔

مسئلہ:۔ اس کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا اور کسی نیک کام میں

Scanned by CamScanner

لگانا درست نہیں۔ خیرات ہی کرنا چاہئے۔

مسئلہ:- اگر کھال کو اپنے کام میں لاوے جیسے اس کی چلنی یا مشک یا ڈول یا جانماز بنوالی یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ:- کسی پر قربانی واجب تھی لیکن اس نے قربانی کے تینوں دن گذر گئے اور قربانی نہیں کی تو ایک بھیڑ یا بکری کی قیمت خیرات کر دیوے۔ اور اگر بکری خریدی تھی تو وہی بکری بعینہٖ خیرات کر دے۔

مسئلہ:- جس نے قربانی کرنے کی منت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا، جس کے واسطے منّت مانی تھی تو اب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور منّت کی قربانی کا سب گوشت فقیروں کو خیرات کر دے نہ آپ کھاوے نہ امیروں کو دیوے جتنا آپ کھایا ہو یا امیروں کو دیا ہو اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

مسئلہ:- اگر اپنی خوشی سے کسی مردے کے ثواب پہونچانے کے لئے قربانی کرے تو اس کے گوشت میں سے خود کھانا، کھلانا، بانٹنا سب درست ہے۔ جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔

مسئلہ:- اگر کوئی مردہ وصیت کر گیا ہو کہ میرے ترکے میں سے میری طرف سے قربانی کی جاوے اور اس کی وصیت پر اس کے مال سے قربانی کی گئی۔ تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کا خیرات کر دینا واجب ہے۔

Scanned by CamScanner

سوالات

(۱) صدقۂ فطر ہر شخص کی طرف سے کتنا دینا چاہیے؟

(۲) قربانی اور صدقہ فطر کن لوگوں پر واجب ہے؟

(۳) صدقۂ فطر کن لوگوں کی طرف سے دینا چاہیئے؟

(۴) کن جانوروں کی قربانی جائز ہے اور ان میں جسمی عیوب کون کون نہ ہونا چاہیئے؟

(۵) گائے اور اونٹ میں کتنے آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور قربانی کے سب جانوروں کی عمر بتلاؤ کتنی عمر سے کم کا جانور قربانی نہیں کیا جا سکتا؟

(۶) جو لوگ کفار کے خیال سے گائے کی قربانی نہیں کرتے وہ اچھا کرتے ہیں یا بُرا؟

(۷) نذر کی قربانی اور وصیت کی ہوئی قربانی کا گوشت کس کو کھانا اور کس کو دینا جائز ہے اور کس کو نہیں؟

(۸) اس کی کھال کی قیمت کا کیا حکم ہے، کسی لاوارث مردے کے کفن میں وہ قیمت دینا جائز ہے یا نہیں؟

عقیقے کا بیان

مسئلہ:- جس کے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو بہتر ہے کہ ساتویں دن اس کا نام رکھ دے اور عقیقہ کر دے۔ عقیقہ کر دینے سے سب اَلا بَلا دور ہو جاتی ہے۔ اور آفتوں سے حفاظت رہتی ہے۔

مسئلہ:- اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو جب کرے ساتویں دن

ہونے کا خیال کرنا بہتر ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن لڑکا پیدا ہوا ہو اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کر دے یعنی اگر جمعہ کو پیدا ہوا ہو تو جمعرات کو عقیقہ کر دے اور جمعرات کو پیدا ہوا تو بدھ کو کرے۔ چاہے جب کرے حساب سے ساتواں دن پڑے گا۔

مسئلہ:- یہ جو دستور ہے کہ جس وقت لڑکے کے سر پر اُسترا رکھا جائے اور نائی سر مونڈنا شروع کر دے فوراً اسی وقت بکری ذبح ہو یہ محض مہمل رسم ہے۔ شریعت سے سب جائز ہے سر مونڈنے کے بعد ذبح کرے یا ذبح کرے تب سر مونڈے، بے وجہ ایسی باتیں تراش لینا بُرا ہے۔

مسئلہ:- جس جانور کی قربانی جائز نہیں اس کا عقیقہ بھی درست نہیں اور جس کی قربانی درست ہے اس کا عقیقہ بھی درست ہے۔

مسئلہ:- عقیقہ کا گوشت باپ، دادا، نانا، نانی وغیرہ سب کو کھانا درست[1] ہے ایک ہی بکرے کا عقیقہ کیا تو اس کا بھی کچھ حرج نہیں، جائز ہے اور اگر عقیقہ ہی نہ کرے تب بھی کچھ حرج نہیں[2]۔

---

[1] اور جو یہ مشہور ہے کہ فلاں فلاں کو نہ کھانا چاہئے یہ سب جہالت ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہٗ

[2] اور رسوم و بدعات کا حال تم اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھ چکے جس سے دین برباد ہوتا ہی ہے جائیداد اور گھر کی بھی قرقی ہو جاتی ہے اور تھوڑے دنوں کے بعد مہاجن پکی قرقی کرا لیتا ہے۔ افسوس، مسلمانو! اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناراض ہوئے اور گھر بھی بکا۔ توبہ کرو توبہ۔ ۱۲ ناقل عفی عنہٗ

قسم کھانے کا بیان

بے ضرورت بات بات پر قسم کھانا بُری بات ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بڑی بے تعظیمی اور بے حرمتی ہوتی ہے، جہاں تک ہو سکے سچی بات پر بھی قسم نہ کھانا چاہئے۔

مسئلہ:۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی اور یوں کہا اللہ قسم، خدا قسم، خدا کی عزت وجلال کی قسم، خدا کی بزرگی اور بڑائی کی قسم تو قسم ہو گئی۔ اب اس کے خلاف کرنا درست نہیں۔ اگر خدا کا نام نہیں لیا فقط اتنا کہہ دیا میں قسم کھاتا ہوں کہ فلاں کام کروں، تب بھی قسم ہو گئی۔

مسئلہ:۔ اگر فلاں کام کیا ہو تو ہاتھ ٹوٹیں، دیدے پھوٹیں، کوڑھی ہو جاؤں، بدن پھوٹ نکلے، خدا کا غضب ٹوٹے، آسمان پھٹ پڑے، دانے دانے کا محتاج ہو جائے، خدا کی مار پڑے، خدا کی پھٹکار پڑے، اگر فلاں کام کروں تو سور کھاؤں، مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو، قیامت کے دن خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زَرد رُو ہوں، اِن باتوں سے قسم نہیں ہوتی اس کے خلاف کرنے سے کفارہ نہ دینا پڑے[1] گا۔

مسئلہ:۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے رسول اللہ کی قسم، کعبے[2] کی قسم، اپنی آنکھوں کی قسم، اپنی جوانی کی قسم، اپنے

---

[1] مگر ایسی قسم سے ضرور بچنا چاہئے اور ہرگز ایسی قسم نہ کھانا چاہئے۔۱۲

[2] یا کعبہ کی طرف ہاتھ اٹھا دے۔۱۲

ہاتھ پیروں کی قسم، اپنے باپ کی قسم، اپنے بچے کی قسم، اپنے پیاروں کی قسم تمہارے سر کی قسم، تمہاری جان کی قسم، تمہاری قسم، اپنی قسم، اس طرح قسم کھا کر اس کے خلاف کرے تو کفارہ نہ دینا پڑے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا[1] کسی اور کی قسم کھانا بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی بڑی ممانعت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی کی قسم کھانا شرک کی بات[2] ہے اس سے بچنا چاہئے۔

مسئلہ:- کسی دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے کسی نے تم سے کہا، تمہیں خدا کی قسم یہ کام ضرور کرو۔ تو یہ قسم نہیں ہوئی اس کے خلاف کرنا درست ہے۔

مسئلہ:- جو بات ہو چکی ہے اس پر جھوٹی قسم کھانا بڑا گناہ ہے۔ جیسے کسی نے نماز نہیں پڑھی ار جب کسی نے پوچھ تو کہہ دیا۔ کہ خدا کی قسم میں نے نہیں توڑا۔ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی تو اس کے گناہ کی کوئی حد نہیں اور اس کا کوئی کفارہ نہیں۔

بس خدائے تعالیٰ سے توبہ استغفار کر کے اپنے گناہ معاف کراوے، سوا اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ اور اگر غلطی یا دھوکے میں جھوٹی قسم کھالی، جیسے کسی نے کہا خدا کی قسم ابھی فلاں آدمی نہیں آیا۔ اور اپنے دل میں یقین

---

[1] وہ بھی سخت ضرورت پر۔۱۲ احقر ناقل عفی عنہ

[2] مطلب یہ ہے کہ یہ ہلکا سا شرک ہے یہ وہ شرک نہیں ہے جو کبھی نہ بخشا جاوے گا۔ پس ایسے شخص کو جو خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھالے اسلام سے خارج نہیں کہیں گے۔ اور اس کا نکاح بھی قائم رہے گا۔

کے ساتھ یہی سمجھتا ہے کہ سچی قسم کھارہا ہوں، پھر معلوم ہوا کہ وہ اس وقت آگیا تھا، تو یہ معاف ہے اوراس میں گناہ نہ ہوگا اوراس میں کفارہ بھی نہیں۔

مسئلہ:۔کسی نے گناہ کرنے کی قسم کھائی کہ خدا کی قسم آج فلانے کی چیز چرالاؤں گا۔خدا کی قسم آج نماز نہ پڑھوں گا۔خدا کی قسم اپنے ماں باپ سے کبھی نہ بولوں گا۔ایسے وقت توڑ دینا واجب ہے قسم توڑکر کفارہ دیدے نہیں تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ:۔کسی نے قسم کھائی کہ آج میں فلانی چیز نہ کھاؤں گا۔پھر بھولے سے کھالی اور قسم یاد نہ رہی یا کسی نے زبردستی منہ چیر کر کھلادی تب بھی کفارہ دیوے۔

مسئلہ:۔غصہ میں قسم کھائی کہ تجھ کو کبھی ایک کوڑی نہ دوں گا پھر ایک پیسہ یا روپیہ دیدیا۔تب بھی قسم ٹوٹ گئی کفارہ دیوے۔

مسئلہ:۔اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقتہ کھانا کھلاوے یا کچا اناج دیدے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اور پونے دو سیر گیہوں دینا چاہیئے۔بلکہ احتیاطاً پورے دو سیر دے اور اگر جو دیوے اس کے دونے دیوے۔باقی سب ترکیب فقیر کھلانے کی وہی ہے جو روزے کے کفارہ میں بیان ہوچکی ہے۔یا دس فقیروں کو کپڑا، ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دیوے جس سے بدن کا زیادہ حصہ ڈھک جاوے، جیسے چادر یا بڑا لمبا کرتا دیدیا تو کفارہ ادا ہوگیا لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیئے۔اگر ہر فقیر کو فقط ایک پائجامہ دیدیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اور اگر لنگی کے ساتھ کرتا بھی ہو تو ادا ہوگیا۔ان دونوں باتوں میں اختیار ہے چاہے کپڑا دیوے اور چاہے کھانا کھلادے ہر طرح کفارہ ادا ہوگیا اور یہ حکم جو بیان ہوا ہے جب کہ مرد کو کپڑا

دیوے اور اگر کسی غریب عورت کو کپڑا دیا تو اتنا بڑا کپڑا ہونا چاہئے کہ سارا بدن ڈھک جائے اور اس سے نماز پڑھ سکے۔ اس سے کم ہوگا تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ:- اگر کوئی ایسا غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتا ہے اور نہ کپڑے دے سکتا ہے تو لگاتار تین روزے رکھے اور اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لئے تو کفارہ ادا نہیں ہوا تینوں لگاتار رکھنا چاہئے اور اگر دو روزے رکھ لئے مگر بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں روزے رکھے[1]۔

مسئلہ:- کسی کے ذمے قسموں کے بہت سے کفارے جمع ہو گئے تو ہر ایک کا جدا کفارہ دینا چاہئے۔ زندگی میں نہ دے تو مرتے وقت وصیت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:- کفارہ میں انہیں مساکین کو کپڑا یا کھانا دینا درست ہے جن کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔

سوالات

(۱) عقیقے کے جانور کے شرائط کیا ہیں؟ لڑکوں کی طرف سے کتنے جانور اور لڑکی کی طرف سے حتی الامکان کتنے کرنا چاہئے؟

(۲) کس کی قسم کھانا چاہئے؟

(۳) قسم کا کفارہ کیا ہے؟

(۴) دوسرے کے قسم دلانے سے قسم ہو جاتی ہے یا نہیں؟

---

[1] اگر کوئی شخص ایسا محتاج ہے کہ کھانا کپڑا اسو کھا اناج نقد قیمت کسی طرح کا کفارہ نہیں دے سکتا اور ضعیف شیخ فانی ہے کہ روزہ کا متحمل ہی نہیں تو اس کو کثرت سے استغفار کرنا چاہئے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

ذبح کرنے کا بیان

مسئلہ:- ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرکے تیز چھری ہاتھ میں لے کر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اس کے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ چار رگیں کٹ جائیں۔ ایک نرخرا جس سے سانس لیتا ہے، دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو شہ رگیں جو نرخرے کے دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ اگر ان میں سے تین ہی کٹیں تب بھی ذبح درست ہے۔ اس کا کھانا حلال اور دو ہی کٹیں تو وہ جانور مردار ہو گیا۔ اس کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ:- ذبح کے وقت بسم اللہ قصداً نہ کہا تو وہ مردار ہے اور اس کا کھانا حرام اور اگر بھول جاوے تو کھانا درست ہے۔

مسئلہ:- کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ اور منع ہے کہ اس میں جانور کو بہت تکلیف ہوتی۔ اس طرح ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال کھینچنا، ہاتھ پاؤں توڑنا کاٹنا اور چاروں رگوں کے کٹ جانے کے بعد بھی گلا کاٹے جانا یہ سب مکروہ ہے۔

مسئلہ:- ذبح کرنے میں مرغی کا گلا کٹ گیا تو اس کا کھانا درست ہے مکروہ بھی نہیں۔ البتہ اتنا زیادہ ذبح کر دینا، یہ بات مکروہ ہے۔ مرغی مکروہ نہیں ہوئی۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- مسلمان کا ذبح کرنا بہرحال درست ہے، چاہے عورت ذبح کرے یا مرد، چاہے پاک ہو یا ناپاک ہر حال میں اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اور کافر کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حرام ہے۔

حلال وحرام چیزوں کا بیان

مسئلہ:- جو جانور اور جو پرندے شکار کر کے کھاتے پیتے رہتے ہیں یا ان کی غذا فقط گندگی ہے ان کا کھانا جائز نہیں۔ جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، کتا، بندر، شکرہ، باز، گدھ وغیرہ اور جو ایسے نہ ہوں جیسے طوطا، مینا، فاختہ، چڑیا، بیٹر، مرغابی، کبوتر، نیل گائے، ہرن بطخ، خرگوش وغیرہ سب جائز ہیں۔

مسئلہ:- بجو، گوہ، کچھوا، بھیڑیا، خچر، گدھا، گدھی کا گوشت کھانا اور گدھی کا دودھ پینا درست نہیں۔ گھوڑے کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر نہیں ہے۔ دریائی جانوروں میں سے فقط مچھلی حلال ہے باقی سب حرام ہیں۔

مسئلہ:- مچھلی اور ٹڈی بغیر ذبح کئے ہوئے بھی کھانا درست ہے، سوا اس کے اور کوئی جاندار چیز بغیر ذبح کئے کھانا درست نہیں جب کوئی چیز مر گئی تو حرام ہو گئی۔

مسئلہ:- جو مچھلی مر کر پانی کے اُوپر الٹی تیرنے لگے اس کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ:- اوجھڑی کھانا حلال ہے۔ نہ حرام نہ مکروہ۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- کسی چیز میں چونٹیاں مر گئیں تو بغیر نکالے کھانا جائز نہیں، اگر ایک آدھ چیونٹی حلق میں چلی گئی تو مردار کھانے کا گناہ ہوا بعضے بچے بلکہ بڑے بھی گولر کے اندر کے بھنگے سمیت گولر کھا جاتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ ان کے کھانے سے آنکھیں نہیں آتیں حرام ہے۔ مردار کھانے کا گناہ ہوتا ہے۔

مسئلہ:- جو گوشت ہندو بیچتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ میں نے مسلمان سے ذبح کرایا ہے اس سے مول لے کر کھانا درست نہیں۔ البتہ جس وقت سے مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر اسی وقت سے کوئی مسلمان برابر بیٹھا دیکھتا رہے یا وہ جانے لگا دوسرا اس کی جگہ بیٹھ گیا تب بھی درست ہے۔

مسئلہ:- جو مرغی گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اس کو تین دن رکھ کر ذبح کرنا چاہئے۔ بغیر بند کئے کھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ:- جتنی شرابیں ہیں سب حرام ہیں اور نجس ہیں تاڑی کا بھی یہی حکم ہے دوا کے لئے بھی ان کا کھانا پینا درست نہیں، بلکہ جس دوا میں ایسی چیزیں پڑیں اس کا لگانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ:- شراب کے سوا اور جتنے نشے ہیں جیسے افیون، جائفل، زعفران وغیرہ ان کا یہ حکم ہے کہ دوا[1] کے لئے اتنی مقدار کھا لینا درست ہے کہ نشہ نہ ہو اور اس دوا کا لگانا بھی درست ہے جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں اور اتنا کھانا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے۔

---

[1] اور زعفران کا کسی حلوے یا زردے میں کھانا اس قدر جس سے نشہ نہ ہوئے بغیر ضرورت دوا کے بھی درست ہے۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:۔ تاڑی اور شراب کے سر کے کا کھانا درست[1] ہے۔

مسئلہ:۔ بعضی عورتیں بچوں کو افیون دے کر لٹا دیتی[2] ہیں کہ نشے میں پڑے رہیں روئیں دھوئیں نہیں یہ حرام ہے۔

مسئلہ:۔ سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ اُن کی چیزوں کا کسی طرح استعمال کرنا درست نہیں جیسے چاندی سونے کے چمچہ سے کھانا پینا، خلال سے دانت صاف کرنا، گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا، سرمہ دانی یا سلائی سے سرمہ لگانا، عطردان سے عطر لگانا، خاصدان میں پان رکھنا، انکی پیالی سے تیل لگانا جس پلنگ کے پائے چاندی کے ہوں اس پر لیٹنا، بیٹھنا، چاندی سونے کی آرسی میں منھ دیکھنا یہ سب حرام ہے، البتہ آرسی کا زینت کے لئے پہنے رہنا درست ہے۔ مگر منھ ہرگز نہ دیکھے[3]۔

سوالات

(۱) ذبح میں کتنی رگیں اور کون کون کٹیں؟

(۲) حرام چڑیوں اور جانوروں کی کیا علامت ہے؟

(۳) نشے کی کون کون چیزیں بالکل ایک قطرہ بھی حرام ہیں اور کونسی ضرورت پر اس قدر کہ نشہ نہ ہو جائز ہے؟

---

[1] کیونکہ ماہیئت بدل گئی جس سے حکم بھی بدل گیا جیسے گوبر نجس غلیظ ہے مگر جل کر راکھ ہو جانے کے بعد پاک ہے۔۱۲ ناقل عفی عنہ

[2] جن لوگوں نے بچے کو کھلایا ہے ان کو سخت گناہ ہوگا۔۱۲ ناقل

[3] بلکہ بہتر ہے کہ ایسی آرسی نہ بنوائے جس میں شیشہ لگا ہو اور وضع کی بنوالیوے۔۱۲ ناقل

Scanned by CamScanner

لباس اور پردے کا بیان

مسئلہ:- چھوٹے لڑکوں کو کڑے، ہنسلی وغیرہ کوئی زیور اور ریشمی کپڑا پہنانا، مخمل پہنانا جائز نہیں۔ اسی طرح ریشمی اور سونے چاندی کا تعویذ بنا کر پہنانا، کسم وزعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہننا بھی درست نہیں غرض جو چیزیں مردوں کو حرام ہیں۔ وہ لڑکوں کو نہ پہنانا چاہئے، البتہ اگر بانا سوت کا ہو! تانا ریشمی، ایسا کپڑا لڑکوں کو پہنانا جائز ہے، اسی طرح اگر مخمل کا رویاں ریشم کا نہ ہو وہ بھی درست ہے اور یہ سب مردوں کو بھی درست ہے۔ اور گوٹہ لچکا لگا کر کپڑے پہننا بھی درست ہے لیکن وہ لچکا چار انگل سے زیادہ چوڑا نہ ہونا چاہئے۔

مسئلہ:- بچی کا مدار ٹوپی یا کوئی کپڑا لڑکوں کو اس وقت جائز ہے جب بہت گھنا کام نہ ہو اگر اتنا زیادہ کام ہے کہ ذرا دور سے دیکھنے سے سب کام ہی کام معلوم ہوتا ہے کپڑا بالکل دکھائی نہیں دیتا تو اس کا پہنانا جائز نہیں، یہی حال ریشمین کام کا ہے۔ اگر اتنا گھنا ہو تو لڑکیوں کو پہنانا جائز نہیں۔

مسئلہ:- بہت باریک کپڑا جیسے ململ، بگ، آبِ رواں[1] کا پہننا اور ننگے رہنا دونوں برابر ہیں، حدیث میں آیا ہے، کہ بہتیری کپڑا پہننے والیاں قیامت

---

[1] آجکل اس میں ایسی کوتاہی ہو رہی ہے کہ خدا کی پناہ۔ عورتوں کا انتہائی پسندیدہ لباس میموں کا ہو رہا ہے اور مردوں کا لباس غیر اقوام کا ہو رہا ہے اور اسلامی وضع کو بہت معیوب اور تحقیر سے دیکھا جاتا ہے بہت ڈرنا چاہئے اس میں سلب ایمان کا اندیشہ ہے کیونکہ غیر مسلموں کا طرز و وضع اختیار کرنے کا منشاء محض ان سے محبت وعظمت ہے اور مسلمان کی شان سے یہ بعید ہے کہ صلحا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ طرز و وضع چھوڑ کر غیر کی عظمت ومحبت کو دل میں جگہ دے۔ واللہ الہادی ۱۲ احقر ناقل عفی عنہ

کے دن ننگی سمجھی جاویں گی اور کرتا کرتی باریک ہوں یہ اور بھی غضب[1] ہے۔

مسئلہ:- عورتوں کو زیور پہننا جائز ہے لیکن زیادہ نہ پہننا بہتر ہے، جس نے دُنیا میں نہ پہنا اُس کو آخرت میں بہت ملے گا اور بجتا زیور پہننا درست نہیں۔ جیسے جھانجھ، چھاگل، پازیب وغیرہ اور بجتا زیور چھوٹی لڑکی کو بھی پہنانا جائز نہیں۔ چاندی سونے کے علاوہ اور کسی چیز کا زیور پہننا بھی درست ہے جیسے پیتل، گلٹ، رانگا وغیرہ مگر انگوٹھی سونے چاندی کے علاوہ اور کسی چیز کی درست نہیں[2]۔

مسئلہ:- عورت کا سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے غیر محرم کے سامنے کھولنا درست نہیں البتہ بوڑھی عورت کو صرف منہ اور ہتھیلی اور ٹخنے کے نیچے پیر کھولنا درست ہے۔ باقی اور بدن کا کھولنا کسی طرح درست نہیں۔ ماتھے پر سے اکثر دوپٹہ سرک جاتا ہے اور اسی طرح غیر محرم کے سامنے آجاتی ہیں یہ جائز نہیں، غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہئے بلکہ جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن بھی کسی ایسی جگہ ڈالے کہ کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے، نہیں تو گنہگار ہوگی۔ اسی طرح اپنے کسی بدن کو یعنی ہاتھ پیر وغیرہ کسی عضو کو نامحرم مرد کے بدن سے لگانا بھی درست نہیں۔

---

[1] جارجٹ شیفون وغیرہ

[2] مردوں کو چاندی کے سوا کسی اور چیز کی انگوٹھی بھی درست نہیں، نہ سونا نہ اور کوئی چیز صرف چاندی کی جائز ہے۔ بشرطیکہ ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو ۱۲۔

مسئلہ:- جوان عورت کو غیر مرد کے سامنے اپنا منہ کھولنا درست نہیں نہ ایسی جگہ کھڑی ہو جہاں کوئی دوسرا دیکھ سکے، اسی سے معلوم ہو گیا نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبہ کے سارے مرد آ کر منہ دیکھتے ہیں یہ ہر گز نہیں جائز نہیں اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ:- اپنے محرم کے سامنے منہ اور سینہ اور باہیں اور پنڈلی کھل جائے تو کچھ گناہ نہیں اور پیٹ اور پیٹھ اور ران ان کے سامنے بھی نہ کھولنا چاہئے۔

مسئلہ:- ناف سے لے کر زانو کے نیچے تک کسی عورت کے سامنے بھی کھولنا درست نہیں۔ بعضی عورتیں ننگی سامنے نہاتی ہیں، یہ بڑی بے غیرتی اور ناجائز بات ہے۔ چھٹی چلّے میں ننگا کر کے نہلانا اور اس پر مجبور کرنا ہر گز درست نہیں ناف[1] سے زانو تک ہر گز بدن کو ننگا نہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ:- اگر کوئی مجبوری ہو تو ضرورت کے موافق اپنا بدن دکھلانا درست ہے۔ ران میں پھوڑا ہے تو صرف پھوڑے کی جگہ کھولو زیادہ ہر گز نہ کھولو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پرانا پائجامہ اور چادر پہن لو اور پھوڑے کی جگہ پھاڑ دو یا کاٹ دو اس کو جرّاح دیکھ لے لیکن جراح کے سوا اور کسی کو دیکھنا جائز نہیں نہ کسی مرد کو نہ عورت کو البتہ اگر ناف اور زانوں کے درمیان نہ ہو کہیں اور ہو تو عورت کو دکھلانا درست ہے۔ اسی طرح عمل لیتے وقت صرف ضرورت کے موافق اتنا ہی بدن کھولنا درست ہے۔ زیادہ کھولنا درست نہیں،

---

[1] اور مرد کا ناف سے لے کر زانو تک ستر میں داخل ہے اسکے سوا ستر میں داخل نہیں۔ ۱۲ نا قل

Scanned by CamScanner

یہی حکم دائی جنائی کا ہے کہ ضرورت کے وقت اسکے سامنے بدن کھولنا درست ہے۔ لیکن جتنی ضرورت ہے اس سے زیادہ کھولنا درست نہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ ستر دیکھنے والی اور دکھانے والی دونوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو، اس قسم کے مسئلوں کا بہت خیال رکھنا چاہئے[1]۔

مسئلہ:- جتنے بدن کا دیکھنا جائز نہیں وہاں ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں۔ اس لئے نہاتے وقت اگر بدن بھی نہ کھولے تب بھی نائن وغیرہ سے رانیں ملوانا درست نہیں[2]۔ البتہ نائن اپنے ہاتھ میں کیسہ پہن کر کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے تو جائز ہے۔

مسئلہ:- کافر عورتیں جیسے اہیرن، تنبولن تیلن، کولن، دھوبن، بھنگن، چمارن، (پامن) وغیرہ جو گھروں میں آجاتی ہیں انکا یہ حکم ہے کہ جتنا پردہ نامحرم مرد[3]

---

[1] اکثر بیماری میں بہت لاپرواہی ہوتی ہے کبھی ران کھل گئی کہیں کچھ کھل گیا، مرد وغیرہ کشتی لڑنے میں بری بے احتیاطی کرتے ہیں صرف لنگوٹ باندھ کر کشتی لڑتے ہیں یہ ہرگز جائز نہیں۔ نہ ایسی جگہ بیٹھ کر کشتی وغیرہ دیکھنا جائز ہے جب تک گھٹنوں تک کچھ باندھ نہ لے برہنہ ہونا جائز نہیں بعض عورتیں چھوٹی آستین کا کرتہ اور بہت اونچا پہنتی ہیں یہ بھی جائز نہیں نیز لہنگا اور ساڑی جس میں پنڈلی وغیرہ کھل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ساڑی میں کافروں کی مشابہت بھی ہے اس لئے یہ سب بالکل ناجائز ہیں۔۱۲

[2] اور اسی طرح مردوں کو مردوں سے بھی رانیں وغیرہ ملوانا جائز نہیں۔ امراء خصوصاً اور عام لوگ عموماً حماموں میں اس کا خیال نہیں کرتے۔۱۲ ناقل عفی عنہ

[3] مطلب یہ ہے کہ جتنا پردہ ہر نامحرم عورت کو ہر نامحرم مرد سے حتی کہ بوڑھیا کو بھی بوڑھے سے اتنا ہی پردہ فرض ہے سوا منہ اور گٹوں تک ہاتھ اور ٹخنے کے نیچے تک پیر کے ایک بال کھولنا بھی درست نہیں۔ یہ مطلب ہے اس کہنے کا کہ "اتنا پردہ نامحرم مرد سے ہے" ورنہ جوان عورت کو غیر مرد کے سامنے بدن کے کسی جگہ کا بھی کھولنا درست نہیں بلکہ سب بدن ڈھک کر بھی اس کے سامنے نہ آوے جب کہ زینت کے کپڑے پہنے ہوئے ہو ہاں بالکل میلے کچیلے کپڑے جو زینت کے نہ ہوں تو وہ پہن کر اور سب بدن کو ڈھک کر سامنے آنا درست ہے۔۱۲

سے ہے اتنا ہی ان عورتوں سے بھی واجب[1] ہے۔ سوائے منہ اور گٹے تک ہاتھ اور ٹخنے تک پیر کے اور کسی ایک بال کا کھولنا بھی درست نہیں۔ اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو سب عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں۔ غرض سر اور سارا ہاتھ اور پنڈلی اُن کے سامنے مت کھولو اور اس سے یہ بھی سمجھ لو کہ اگر دائی جنائی ہندو یا میم ہو تو بچہ پیدا ہونے کا مقام تو اس کو دکھلانا درست ہے اور سر وغیرہ اور اعضاء اس کے سامنے کھولنا درست نہیں[2]۔

---

[1] پردے کے تین درجے ہیں۔ پہلے درجہ کا پردہ یہ ہے کہ عورت گھر ہی میں رہے جس سے اس کی ہیئت بھی دکھائی نہ دے۔ دوسرے درجہ کا پردہ یہ ہے کہ ہیئت تو دکھائی دے مگر جسم نہ دکھائی دے بلکہ برقع وغیرہ سے چھپا رہے۔ تیسرے درجہ کا پردہ یہ ہے کہ بوقت ضرورت و عدم احتمال فتنہ چہرہ اور ہاتھ کلائی تک کھلا رہے باقی سارا جسم کپڑے سے چھپا رہے۔ بلا ضرورت اور بوقت احتمال فتنہ چہرے اور ہاتھ کا کھولنا، بات کرنا قصداً آواز سننا بھی جائز نہ ہوگا۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

[2] بعض عورتیں اپنے گھروں میں میموں وغیرہ کو بلاتی ہیں اور ان سے بے تکلفی کے ساتھ باتیں کرتی ہیں یا محض بلا ضرورت یا برائے نام ضرورت کیلئے جھٹ ڈولی کر کے زنانہ ہسپتال سیر سپاٹے کی غرض سے اور میموں سے باتیں کرنے کی غرض سے جاتی ہیں جو مرد ان کو نہ روکیں ان کو سخت گناہ ہوگا اور عورتوں کے پاس ایسی عورتوں کا تھوڑی دیر کیلئے بیٹھنا بھی دین اور ایمان عزت و آبرو سب کیلئے سخت خطرناک ہے۔ ان کا ظاہری اخلاق اور ایک آدھ ہمدردی کے لمبے لمبے آنسو یہ سب ایسے ہیں جیسے شہد میں کوئی پاؤ بھر سنکھیا ملا دے۔ اللہ پناہ میں رکھے۔ اور ایسے ناعاقبت اندیش اور بے غیرت مردوں پر سخت افسوس ہے جو اپنی عورتوں لڑکیوں کو ان سے ہنر سکھلاتے ہیں، تعلیم دلاتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ ان کے میل جول سے عورتوں لڑکیوں میں وہی عادات اور آزادی و بے حیائی پیدا ہو جائے گی۔ جس کا مشاہدہ کے سبب انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یاد رکھو کہ حیا انسان کیلئے ایک بہت بڑا جوہر اور بہت سی خرابیوں سے بچانے والی ہے۔ اگر کسی شخص سے حیا جاتی رہی تو وہ جو چاہے کرے تھوڑا ہے۔ واللہ الہادی ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ:- اپنے پیر کے سامنے آنا، ایسا ہی ہے جیسے کسی نامحرم کے سامنے آنا اس لئے یہ بھی جائز نہیں۔ اسی طرح لے پالک لڑکا بالکل غیر ہوتا ہے۔ لڑکا بنانے سے سچ مچ لڑکا نہیں بن جاتا، سب کو اس سے وہی برتاؤ کرنا چاہئے جو بالکل غیروں کے ساتھ ہوتا ہے، اسی طرح جو نامحرم رشتے ہیں۔ جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی، چچازاد پھوپھی زاد ماموں، زاد بھائی وغیرہ یہ سب شرع میں غیر ہیں سب سے گہرا پردہ ہونا چاہئے۔

سوالات

(۱) مردوں کا کتنا جسم ستر میں داخل ہے؟

(۲) بھاوج، چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد بہن، سالی وغیرہ کے سامنے ہونے میں شرعاً کوئی حرج ہے یا نہیں؟

(۳) کافر عورتوں سے بھی عورتوں کو کتنا پردہ کرنا چاہئے؟

(۴) کس قسم کا زیور پہننا جائز نہیں؟

(۵) ریشم کا کام اگر تمہاری ٹوپی میں گھنا ہو تو اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) تمہارے نزدیک عورتوں کا میموں سے ملاقات کرنا، بے پردہ ہونا کیسا ہے؟ اور جو تمہاری سمجھ میں آئے اس کی خرابی مفصل بیان کرو؟

---

۱ بلکہ جو پیر نامحرم عورتوں کے سامنے خود ہووے۔ اُن سے سر میں تیل، ڈلوائے، وہ پیر نہیں شیطان ہے۔ اس کی تسبیح وعجائبات وتعویذ گنڈوں سے ہرگز دھوکہ مت کھاؤ۔

کار شیطاں می کند نامش ولی

گر ولی این ست لعنت بر ولی

۱۲ ناقل عفی عنہ

متفرقات

مسئلہ :- ہر ہفتے نہادھو کر ناف سے نیچے اور بغل[1] وغیرہ کے بال دور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب[2] ہے، ہر ہفتے نہ ہو تو پندرھویں دن سہی، زیادہ سے زیادہ چالیس دن۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ اگر چالیس دن گذر گئے اور بال صاف نہ کئے تو گناہ ہوا۔

مسئلہ :- اپنے ماں باپ شوہر وغیرہ کے نام لے کر پکارنا مکروہ ہے اور منع ہے کیونکہ اس میں بے ادبی ہے لیکن ضرورت کے وقت جس طرح ماں باپ کا نام لینا درست ہے اسی طرح شوہر کا نام لینا بھی درست ہے۔[3] اسی طرح اٹھنے بیٹھنے، بات چیت غرض ہر بات میں ادب وتعظیم کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

مسئلہ :- کسی جاندار چیز کو آگ میں جلانا درست نہیں جیسے بھڑوں کا پھونکنا، کھٹل وغیرہ پکڑ کر آگ میں ڈال دینا یہ سب ناجائز ہے۔ البتہ اگر مجبوری ہو کہ بغیر پھونکے کام نہ چلے تو بھڑوں کو پھونک دینا چارپائی میں کھولتا ہوا پانی ڈال دینا درست ہے۔

---

[1] وغیرہ کا لفظ مردوں کے خیال سے بڑھ گیا یعنی لبیں بھی تراشوالے اور اسی حکم میں ہے ناخن تراشنا بھی۔ ۱۲

[2] لیکن جو قربانی کا ارادہ کرے اس کیلئے مستحب ہے، کہ ذی الحجہ کے شروع سے تا فراغت اپنی قربانی کے، ناخن اور بال وغیرہ اپنے بدن سے جدا نہ کرے لیکن اگر زیادہ دنوں کے ہو گئے ہوں تو جدا کر دے اور اگر چالیس دن سے بڑھنے لگیں۔ تو پھر جدا کرنا واجب ہے۔ ۱۲

[3] اور ضرورت کے وقت شوہر کو اپنی بیوی کا نام لے کر پکارنا بھی جائز ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ:- کسی بات کی شرط لگانا، جائز نہیں جیسے کوئی کہے سیر بھر مٹھائی کھا جاؤ تو ہم ایک روپیہ دیں گے اور نہ کھا سکے تو ایک روپیہ ہم تم سے لیں گے، غرض جب دونوں طرف سے شرط ہو جائز نہیں۔ البتہ اگر ایک ہی طرف سے ہو تو درست ہے۔

مسئلہ:- جب کوئی دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان کے پاس نہ جانا چاہئے چھپ کر باتیں سننا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی دوسروں کی بات کی طرف کان لگادے اور ان کو ناگوار ہو تو قیامت کے دن اس کے کان میں گرم گرم سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیاہ شادی میں دولہا دولہن کی باتیں سننا دیکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ:- اسی طرح کسی کے ساتھ ہنسی اور چہل کرنا کہ اس کو ناگوار ہو درست نہیں، آدمی وہیں تک گدگدائے جہاں تک ہنسی آئے۔

مسئلہ:- مصیبت کیوقت موت کی تمنا کرنا اور اپنے کو کوسنا درست نہیں۔

مسئلہ:- پچیسی، چوسر، تاش کھیلنا[1] درست نہیں اور اگر بازی بد کے کھیلے تو یہ صریح جوا اور حرام ہے۔

مسئلہ:- جب لڑکا لڑکی دس برس کے ہو جاویں تو لڑکوں کو ماں بہن، بھائی وغیرہ کے پاس اور لڑکیوں کو باپ بھائی کے پاس لٹانا درست نہیں البتہ لڑکا باپ کے پاس اور لڑکی ماں کے پاس لیٹے تو جائز ہے۔

---

[1] شطرنج، اٹھارہ گٹیاں۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

مسئلہ:- جب کسی کو چھینک آدے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لینا بہتر ہے اور جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا تو سننے والے پر اسکے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہنا واجب ہے، نہ کہے گا تو گنہگار ہوگا اور یہ بھی خیال رکھو! اگر چھینکنے والی عورت یا لڑکی ہے تو کاف کو زیر کہو اور اگر مرد یا لڑکا ہے تو کاف کو زبر کہو۔

مسئلہ:- چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے کئی آدمیوں نے سنا تو سب کو یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہنا واجب نہیں۔ اگر ان میں سے ایک کہہ دے تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ لیکن اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ:- اگر کوئی بار بار چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فقط تین مرتبہ یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہنا واجب ہے اس کے بعد واجب نہیں۔

مسئلہ:- جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم کا نام مبارک[1] لیوے یا پڑھے یا سنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہو جاتا ہے اگر نہ پڑھا تو گنہگار ہوا لیکن اگر ایک ہی جگہ کئی دفعہ نام لیا تو ہر دفعہ درود پڑھنا واجب نہیں۔ ایک ہی دفعہ پڑھ لینا کافی ہے۔ البتہ اگر جگہ بدل جانے کے بعد پھر نام لیا تو یا سنا تو پھر درود پڑھنا واجب ہو گیا۔[2]

---

[1] اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو تعالیٰ یا جل شانہٗ وغیرہ کوئی کلمہ تعظیم کا کہنا واجب ہے۔ ۱۲ حاشیہ

[2] اور اذان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر انگلیوں کو چومنا اور آنکھ میں لگانا بہاصل ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- بچوں کی بابری وغیرہ بنوانا جائز نہیں یا تو سارا سر منڈوا دو یا سارے سر پر بال رکھوا دو۔

مسئلہ:- عورتوں کا عطر وغیرہ کسی خوشبو میں اپنے کپڑے بسانا اس طرح کہ غیر مردوں تک اس کی خوشبو جائے درست نہیں۔

مسئلہ:- ناجائز لباس کا سی کر دینا بھی جائز نہیں مثلاً شوہر ایسا لباس سلوائے جو عورت کو پہننا جائز نہیں تو عورت عذر کر دے۔ اسی طرح درزن (درزی) سلائی پر ایسا کپڑا نہ سیئے۔

مسئلہ:- جھوٹے قصے اور بے سند حدیثیں جو جاہلوں نے اُردو کتابوں میں لکھ دی ہیں اور معتبر کتابوں میں ان کا کہیں ثبوت نہیں جیسے نور نامہ[۱] وغیرہ اور حسن و عشق کی کتابیں دیکھنا اور پڑھنا پڑھانا جائز نہیں۔ اسی طرح غزلوں اور قصیدوں کی کتابیں خاص کر آج کل کے ناول عورتوں[۲] کو ہرگز نہ دیکھنا چاہیے۔ ان کا خریدنا بھی جائز نہیں۔ اگر اپنے لڑکے لڑکیوں کے پاس دیکھو جلا دو[۳]۔

---

[۱] ہرنی نامہ، جنگ نامہ محمد حنیف، حضرت اویس قرنیؒ کا اپنا دانت شہید کر ڈالنا، حضرت عکاشہؓ کا قصہ۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ

[۲] مردوں، لڑکوں، لڑکیوں، ۱۲ ناقل عفی عنہ

[۳] ایسی کتابوں کا مطالعہ دین، عزت آبرو دونوں کے لئے زہر ہے۔ آجکل اس میں ابتلائے عام ہے۔ الّا ماشاءاللہ۔ ناقل

مسئلہ:- عورتوں کو باہم السلام علیکم اور مصافحہ کرنا سنت ہے، اس کو رواج دینا چاہئے، آپس میں کیا کرو۔

مسئلہ:- جہاں تم مہمان بن کر جاؤ کسی فقیر وغیرہ کو روٹی کھانا مت دو بغیر میزبان سے اجازت لئے بغیر دینا گناہ[1] ہے۔

کوئی چیز پانے کا بیان

مسئلہ:- کہیں راستے، گلی میں یا بیبیوں کی محفل میں یا اپنے یہاں کوئی مہمانداری کی یا وعظ کہلوایا اور جہاں کہیں احتمال ہو کچھ ملا یا اور کوئی پڑی چیز پائی تو اس کو خود لے لینا درست نہیں حرام ہے۔ اگر اُٹھائے تو اس نیت سے اُٹھائے کہ اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گا۔

مسئلہ:- اگر کوئی چیز پائی اور اس کو نہ اُٹھایا تو کوئی گناہ نہیں لیکن اگر یہ ڈر ہو کہ اگر میں نہ اُٹھاؤں گا تو کوئی اور لے لے گا اور جس کی چیز ہے اس کو نہ ملے گی تو اس کا اٹھا لینا اور مالک تک پہنچا دینا واجب ہے۔

مسئلہ:- جب کسی نے پڑی ہوئی چیز اُٹھالی تو اب مالک کا تلاش کرنا اور تلاش کر کے دینا اس کے ذمہ ہو گیا اب اگر پھر وہیں ڈال دیا یا اٹھا کر اپنے گھر لے آیا لیکن مالک کو تلاش نہیں کیا تو گنہگار رہوا خواہ ایسی جگہ پڑی ہو کہ اٹھانا اس کے ذمے واجب نہ تھا۔ یعنی کسی محفوظ جگہ پڑی تھی کہ

[1] اور ایسی حالت میں پوچھنا بھی مناسب نہیں وہ شرما کر ممکن ہے کہہ دے اور کھانے کی حالت میں کسی سے کھانے کے لئے بھی تم مت کہو کیونکہ تم مہمان ہو تم کو کیا حق ہے۔ ۱۲

ضائع ہو جانے کا ڈر نہ تھا۔ یا ایسی جگہ ہو کہ اُٹھا لینا واجب ہے دونوں کا یہی حکم ہے کہ اٹھا لینے کے بعد مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو جاتا ہے وہیں ڈال دینا جائز نہیں۔

مسئلہ:- محلے میں مردوں اور عورتوں کے جماؤ جمگھٹے میں خوب پکارے، تلاش کرے، اگر مردوں میں خود نہ جا سکے تو اپنے میاں وغیرہ کسی اور سے پکروائے اور خوب مشہور کرائے کہ ہم نے ایک چیز پائی ہے جس کی ہو آ کر ہم سے لے لیوے لیکن یہ ٹھیک پتہ نہ دے کہ کیا چیز پائی ہے تاکہ کوئی جھوٹ فریب کر کے نہ لے سکے۔ البتہ کچھ گول مول ادھورا پتہ بتلا دینا چاہئے۔ مثلاً یہ کہ ایک زیور ہے، یا ایک کپڑا ہے، یا ایک بٹوہ ہے جس میں کچھ نقدی ہے۔ اگر کوئی آوے اور اپنی چیز کا ٹھیک پتہ دے دیوے تو اس کے حوالہ کر دینا چاہئے۔

مسئلہ:- بہت تلاش کرنے اور مشہور کرنے کے بعد جب بالکل مایوسی ہو جائے کہ اب اس کا کوئی وارث نہ ملے گا تو اس چیز کو خیرات کر دے، اپنے پاس نہ رکھے البتہ اگر وہ خود غریب محتاج ہو تو خود ہی اپنے کام میں لاوے لیکن اگر خیرات کرنے کے بعد اس کا مالک آ گیا تو اس کے دام لے سکتا ہے اور اگر خیرات کرنے کو منظور کر لیا تو اس کو اس خیرات کا ثواب مل جائے گا۔

مسئلہ:- کبوتر یا طوطا مینا یا اور کوئی چڑیا اس کے گھر گر پڑی اور اس نے

Scanned by CamScanner

اس کو پکڑ لیا تو مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو گیا۔ خود لے لینا حرام ہے۔

مسئلہ:۔ باغ میں آم یا امرود وغیرہ پڑے ہیں تو ان کو بلا اجازت اُٹھانا اور کھانا حرام ہے۔ البتہ اگر کوئی ایسی کم قدر چیز ہے کہ ایسی چیز کو کوئی تلاش نہیں کرتا اور نہ اس کے لینے کھانے سے کوئی بُرا مانتا ہے تو اس کو خرچ میں لانا درست ہے مثلاً راستے میں ایک بیر پڑا ملا یا ایک مٹھی بھر چنے کے بوٹ ملے۔

مسئلہ:۔ کسی مکان یا جنگل میں خزانہ یعنی کچھ گڑا ہوا مال نکل آیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پڑی ہوئی چیز کا حکم ہے، خود لے لینا جائز نہیں، تلاش اور کوشش کرنے کے بعد اگر مالک کا پتہ نہ چلے تو اس کو خیرات[1] کر دے اور غریب ہو تو خود بھی لے سکتا ہے۔

سوالات

(۱) اگر تم مہمان ہو تو تم کو کسی سے کھانے وغیرہ کی نسبت پوچھنا چاہئے یا نہیں؟

(۲) پڑی ہوئی چیز کا کیا حکم ہے؟

(۳) درزی کو ناجائز لباس سی کر دینا جائز ہے یا نہیں؟ اسی طرح حجام کو بتلاؤ کہ وہ خلافِ شریعت حجامت بنادے یا نہیں؟

(۴) کسی کے کھیت سے تھوڑے سے چنے یا مٹر، گاجر، شکر قند لے لئے تو اس کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

(۵) جھوٹے قصے اور بے سند باتوں کا کیا حکم ہے؟

---

[1] خواہ خود لے یا دوسرے کو خیرات کرے اگر مالک آ کر اس خیرات کرنے پر یا اس کے رکھ لینے پر راضی نہ ہو تو اس کو اپنے پاس سے وہ چیز دینی پڑے گی۔

بالوں کے متعلق احکام

مسئلہ:- پورے سر پر بال رکھنا نرمۂ گوش تک یا کسی قدر اس سے نیچے سنت ہے اور اگر سر منڈوائے تو پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کتروانا بھی درست مگر سب کتروانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو آج کل فیشن ہے جائز نہیں اور اسی طرح کچھ حصہ منڈوانا اور کچھ رہنے دینا درست نہیں، اس سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ آج کل بابری رکھنی یا چندوا کھلوانے یا اگلے حصہ سر کے بال بغرض گلائی بنوانے کا جو دستور ہے، درست نہیں۔

مسئلہ:- اگر بال بہت بڑھائے تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔

مسئلہ:- عورت کو سر منڈوانا بال کتروانا حرام ہے، حدیث میں لعنت آئی ہے۔

مسئلہ:- مونچھوں کا کتروانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے۔

مسئلہ:- مونچھ دونوں طرف رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ لمبیں دراز ہوں۔

مسئلہ:- داڑھی منڈوانا، کتروانا حرام ہے البتہ ایک مُشت سے جو زائد ہو اس کو کتروانا درست ہے، اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا

لے لینا کہ کہ سڈول اور برابر ہو جاوے درست ہے۔

مسئلہ:- رخسارے کی طرف جو بال بڑھ جاویں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لے لئے جائیں اور درست کر دیئے جاویں یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ:- حلق کے بال منڈوانا نہ چاہئے مگر ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ:- بغرض زینت سفید بال چننا ممنوع ہے۔

مسئلہ:- ناک کے بال اکھیڑنا نہ چاہئے، قینچی سے کتر ڈالنا چاہئے۔

مسئلہ:- سینے اور پشت کے بال کا بنانا جائز ہے مگر خلافِ ادب اور غیر اولیٰ ہے۔

مسئلہ:- موئے زیر ناف میں مرد کے لئے استرے سے دُور کرنا بہتر ہے، مونڈتے وقت ابتدا ناف کے نیچے سے کرے اور ہڑتال وغیرہ کوئی دوا لگا کر زائل کرنا بھی جائز ہے اور عورت کے لئے موافق سنت یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے، اُسترہ نہ لگے۔

مسئلہ:- موئے بغل میں اولیٰ تو یہ ہے کہ موچنے وغیرہ سے دور کئے جاویں اور استرہ سے منڈوانا بھی جائز ہے۔

مسئلہ:- اس کے علاوہ اور تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا رکھنا دونوں درست ہے۔

Scanned by CamScanner

مسئلہ:- پیر کے ناخن بھی دور کرنا سنت ہے۔

مسئلہ:- حالتِ جنابت میں بال بنانا، ناخن کاٹنا، موئے زیرِ ناف وغیرہ دُور کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:- ہر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیرِ ناف، موئے بغل، لبیں، ناخن، وغیرہ دُور کر کے نہادھو کر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے قبل نماز فراغت کر کے نمازِ جمعہ کو جاوے، ہر ہفتے نہ ہو تو پندرھویں دن سہی، انتہاء درجہ چالیس دن اس کے بعد رخصت نہیں، اگر چالیس دن گذر گئے اور امورِ مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گنہگار رہوا۔

سوالات

(۱) حجامت سے کب فارغ ہونا چاہئے؟

(۲) بابری کا کیا حکم ہے؟

(۳) کسی کے نام کی چوٹیا رکھنا بدعت یا شرک؟

(۴) داڑھی کا کیا حکم ہے؟

Scanned by CamScanner

چند ضروری مسائل

مسئلہ:- جہاں حرام چیز زیادہ ہو بے پوچھے کھانا وہاں درست نہیں۔ البتہ اگر پوچھنے سے یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ خاص چیز حلال کی ہے تو اگر بتلانے والا نیک دیندار ہے تو بے کھٹکے اس پر عمل درست ہے اور اگر وہ آدمی بُرا ہے یا حال نہیں معلوم کہ اچھا ہے یا بُرا تو اس کا حکم یہ ہے کہ دل گواہی نہ دے تو عمل درست نہیں جیسے آموں کے آنے سے پہلے کسی نے فصل بیچ ڈالی یہ حرام ہے تو جس بستی میں اس کا زیادہ رواج ہو اور پھلنے کے بعد کم بکتا ہو وہاں یہ مسئلہ چلے گا جو ہم نے بیان کیا تو جس آم کا حال معلوم ہو جاوے کہ پھلنے کے بعد بکا ہے وہ درست ہے اور بے پوچھے کھانا درست نہیں۔

مسئلہ:- بیماری کو بُرا کہنا منع ہے۔

مسئلہ:- اگر کوئی کافر بالغ تمہارے پاس خوشی سے مسلمان ہونے آوے اور اس کے مسلمان کرنے میں کسی جھگڑے یا فساد کا اندیشہ نہ ہو تو مسلمان کر لو اور طریقہ مسلمان کرنے کا یہ ہے کہ اس سے کہلواؤ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کوئی پوجنے کے لائق نہیں، سوا ایک اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے بھیجے ہوئے ہیں اللہ کے، اور سچا جانتا ہوں میں سب پیغمبروں کو اور

خدا کی سب کتابوں کو، مانتا ہوں فرشتوں کو اور قیامت کو اور تقدیر کو، میں نے چھوڑ دیا اپنا پہلا دین اور قبول کیا میں نے مسلمان کا دین اور میں پانچوں وقت کی نماز پڑھا کروں گا۔ اور اگر مال ومتاع ہوا تو زکوٰۃ دوں گا اور خرچ سے زیادہ ہوا تو حج کروں گا۔ اور اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سب احکام بجالاؤں گا اور جتنی چیزوں سے اللہ نے منع کیا ہے سب سے بچتا رہوں گا۔ اے اللہ! مجھ کو دین اور ایمان پر ثابت رکھیو اور دین کے کاموں میں میری مدد کیجئے پھر جتنے موجود ہوں سب اللہ سے دعاء کریں کہ اے اللہ اس کے اسلام کو قبول کر اور ہم کو بھی اسلام پر قائم رکھ اور خاتمہ ایمان پر کر۔

مسئلہ:۔ لگائی بجھائی مت کرو۔

مسئلہ:۔ سنی ہوئی بات کا اعتبار مت کرلیا کرو۔

مسئلہ:۔ بعضے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ناپاک کپڑا جب تک دھو کر سوکھ نہ جائے وہ پاک نہیں ہوتا اور اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط ہے۔ بعضے لوگ اس مسئلے کے نہ جاننے سے نمازیں قضا کردیتے ہیں۔ اور پھر وقت نکلنے کے بعد کون پڑھتا ہے۔ ایسا مت سمجھو گیلے سے بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ:۔ بعضے لوگوں کا اعتقاد ہے کہ جس کے آٹھواں بچہ پیدا ہو تو اس کو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہئے۔ ورنہ بچہ پر خطرہ ہے یہ محض واہیات اعتقاد ہے۔ توبہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ:۔ بعضے لوگ چیچک کو کوئی آسیب یا بھوت سمجھتے ہیں۔ اور اس گھر

Scanned by CamScanner

میں بہت سے بکھیڑے کرتے ہیں۔ یہ سب واہیات خیال ہیں توبہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ:- جو فقیر محنت و مزدوری کر سکتا ہو اور پھر وہ بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کر لے اس کو بھیک دینا درست نہیں۔

مسئلہ:- آج کل جو انگریزی بہت پڑھتے ہیں۔ اور اس میں بعضی باتیں ایسی ایسی لکھی ہیں جو دین ایمان کے بالکل خلاف ہیں اور دین کا علم ان پڑھنے والوں کو ہوتا نہیں اس لئے بہت لڑکے ایسے ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں ایمان نہیں رہتا اور منہ سے بھی ایسی باتیں کہہ ڈالتے ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اگر ایسے لڑکوں سے کوئی مسلمان لڑکی بیاہ گئی تو شرع سے وہ نکاح ہی نہیں ہوتا۔ ساری عمر بُرا کام ہوتا رہتا ہے تو اس کا وبال ماں باپ پر دنیا میں بھی پڑے گا اور آخرت میں بھی عذب کا بہت اندیشہ ہے۔ اس لئے ضروری اور لازمی ہے کہ اپنی لڑکی کو بیاہنے کے وقت جس طرح داماد کے حسب نسب، گھر بار کی تحقیق کرتے ہیں اس سے زیادہ اس کی چھان بین کر لیا کریں اس لئے کہ غریب دیندار ہزار درجہ بہتر ہے بد دین امیر سے اور ایک بات یہ بھی دیکھی ہے کہ جو شخص دیندار نہیں ہوتا وہ بی بی کا بھی حق نہیں سمجھ سکتا اور اس سے رغبت بھی نہیں رکھتا بلکہ کہیں کہیں تو یہ حال ہے کہ پیسہ کوڑی سے بھی تنگ رکھتا ہے۔ پھر جب چین نہ نصیب ہوا تو نری امیری کو لے کر کیا چاٹیں گے۔

مسئلہ:- یہ مشہور ہے کہ قطب تارے کی طرف پاؤں نہ کرے یہ

Scanned by CamScanner

بالکل غلط ہے اس تارے کا شرع میں کوئی ادب نہیں۔

مسئلہ:- اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت سویا کرتے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے۔

مسئلہ:- اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ چارپائی پر نماز پڑھنے سے بندر ہو جاتا ہے بالکل واہیات بات ہے۔ اگر چارپائی خوب کسی ہوئی ہو اس پر نماز پڑھنا درست ہے اگر وہ ناپاک ہو تو کوئی کپڑا اس پر بچھا لے لیکن بے ضرورت اس پر نماز پڑھنے سے خواہ مخواہ شور وغل ہوتا ہے۔

مسئلہ:- اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ پہلی امتوں کے کچھ لوگ بندر ہو گئے تھے، یہ بندر انہیں کی نسل کے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ وہ بندر سب مر گئے۔ ان کی نسل نہیں چلی۔ یہ جانور بندر پہلے سے بھی تھا، یہ نہیں کہ بندر انہیں سے شروع ہوئے ہیں۔

مسئلہ:- بعضے آدمی ایسا کرتے ہیں کہ کھوٹا روپیہ جب ان کے پاس نہیں چلتا تو دھوکہ دے کر کسی کو دیدیتے ہیں یا رات کو اسی طرح چلا دیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے جس نے وہ روپیہ تم کو دیا ہے۔ اسی کو دیدو۔ اس کو جتلا کر دو چاہے کسی ترکیب سے دو سب درست ہے مگر یہ اس وقت درست ہے جب خوب معلوم ہو کہ فلانے کے پاس سے آیا ہے اور اگر ذرا بھی شک ہے تو دُرست نہیں اور اگر کسی شخص کو بتلا کر دو اور وہ خوشی سے لے لے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ:- کسی کا خط پڑھنا بلا اجازت کے درست نہیں۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھانے پینے کے آداب اور اس کے احکام

اگر کوئی شخص محبت واخلاص سے حلال مال سے دعوت کرے تو اس کو ضرور قبول کرو۔

ادب:- بلا بُلائے ہوئے جانا یا اپنے ساتھ کسی کو دعوت میں لے جانا خواہ وہ اپنا بچہ ہو جائز نہیں۔ ایسے شخص کی حدیث میں بڑی وعید ہے۔

ادب:- اگر معلوم ہو کہ وہ حلال مال سے دعوت نہیں کر رہا ہے رشوت سود یا کوئی ایسا مال جو جائز طریقہ سے نہ حاصل کیا گیا ہو ایسی دعوت کا قبول کرنا حرام ہے۔

ادب:- اگر مال مشتبہ ہو کچھ حرام ملا ہو اور حرام کی مقدار زائد ہو تو اس کو بھی قبول مت کرو ہاں حلال زیادہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ اس کے کھانے سے بھی پرہیز کرے اگر کھائے تو جائز ہے۔

ادب:- کوئی دعوت ناموری کے لئے ہو یا رسمی طور سے پوچھ لیا تو اس قسم کی دعوت قبول مت کرو۔

ادب:- حلال بھی ہو ناموری کا خیال نہ ہو۔ لیکن اس دعوت کا مقصد سفارش یا اور کوئی کام نکالنا ہو تو ایسی دعوت قبول کرنا جائز نہیں اور تجربہ

Scanned by CamScanner

سے معلوم ہو کہ اس دعوت کا مقصد خالص محبت نہیں تو قبول مت کرو۔

ادب:- یہی بات ہدیہ میں ہے۔ یعنی خالص محبت نہیں بلکہ اس سے کام لینا یا تقرب حاصل کرنا ہو ایسا ہدیہ دینا رشوت اور اس کا لینا حرام۔ ہدیہ لینے والے کو اس کا پتہ نہ چلے۔ وہ محبت ہی سے سمجھے تو اس کو گناہ نہ ہوگا دینے والے کو ضرور گناہ ہوگا۔ حیلۂ دین سے کرے دنیا وصول۔

ادب:- اپنے مربی و مرشد سے دنیاوی نفع، روپیہ، سفارش وغیرہ کے حاصل کرنے کی ترکیب نہ صرف خلاف اخلاص ہے۔ بلکہ اس کے طامع و دجل و فریب کے ارتکاب کی دلیل ہے قیامت میں اس پر مواخذہ ہونے کا بڑا خوف ہے۔

ادب:- تعزیہ یا قبر پر جو چیز چڑھائی جائے یا غازی میاں کا مرغا، نذر حسین ؓ کا شربت، ان کا کھانا پینا جائز نہیں۔

ادب:- مہمان کو حق نہیں کہ وہ خود کسی کو کھانے کے لئے بلائے یا کسی فقیر کو روٹی دے۔ منجانب ناقل۔

ادب:- اگر سالن میں مکھی گر جائے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو۔ پھر اگر دل چاہے کھانا کھاؤ (لیکن تکبر کی وجہ سے دل نہ چاہے یا دوسروں کی ملامت کا خیال ہو تو ضرور کھاؤ) (ناقل) کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے وہ زہریلے بازو کو اوّل ڈالتی ہے۔ دوسرے بازو کے ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جائے گا۔

Scanned by CamScanner

ادب :- بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے البتہ اگر اس برتن میں کئی چیزیں کھانے کی کئی قسم کی ہیں مثلاً کسی طرح کا پھل میوہ شرینی اس وقت جو مرغوب ہے جس طرف سے چاہو اٹھالو۔

ادب :- انگلیاں چاٹ لیا کرو اگر سالن ختم ہو جائے اس کو بھی صاف کر لیا کرو اس سے برکت ہوتی ہے۔

ادب :- اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالو۔ تکبر مت کرو یہ سرکاری نعمت ہے ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔

ادب :- کھانا تواضع سے بیٹھ کر کھاؤ، متکبروں کی طرح تکیہ سے ٹیک مت لگا کر کھاؤ۔

ادب :- کھجور، انگور، مٹھائی وغیرہ اگر اس قسم کی چیزیں کئی آدمی مل کر کھائیں تو ہر شخص ایک ایک اُٹھائے۔ دو دو ایک دم سے اُٹھانا بے تمیزی ہے۔ اور حرص کی دلیل ہے۔

ادب :- بہت جلتا کھانا مت کھاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے۔

ادب :- اگر کھانا کم ہے اور آدمی زیادہ ہیں تو آدھوں آدھ پیٹ کھالو یہ نہیں کہ ایک تو سیر ہو کر کھائے دوسرا پیٹ پیٹتا پھرے۔

ادب :- پیاز، لہسن، مولی خام کھا کر مجمع اور نماز میں خوب منہ صاف کر کے جاؤ تا کہ بدبو سے کسی کو تکلیف نہ ہو یہی حکم بیڑی سگریٹ کا ہے۔

Scanned by CamScanner

ادب:- کھانا سب مل کر ساتھ کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے۔

ادب:- جب کھانا کھا چکو تو پہلے دسترخوان اٹھوا دو اور فوراً اس کو چھوڑ کر اُٹھنا خلاف تہذیب ہے اگر کوئی ابھی کھا رہا ہو تو اس کا ساتھ دیتے رہو تا کہ وہ شرم کی وجہ سے بھوکا نہ اُٹھ کھڑا ہو۔

ادب:- پانی ایک ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، سانس لیتے وقت برتن منہ سے جدا کر لو اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو، اور پی کر الحمد للہ کہو۔

ادب:- بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو۔

ادب:- سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے۔

ادب:- شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو اور رات کو بسم اللہ کہہ کر دروازہ بند کر لو اور بسم اللہ کہہ کے برتنوں کو ڈھانک دو۔ اور چراغ سوتے وقت گل کر دو۔

ادب:- کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لے جاؤ تو ڈھانک کر لے جاؤ۔

ادب:- سوتے وقت آگ کھلی مت چھوڑو۔

ادب:- اگر کوئی دعوت دے یا تبلیغ وعظ کے لئے بلائے تو بہت آدمیوں کے ساتھ مت جاؤ کیونکہ غربا بے چارے ہمت ہار جائیں گے۔ اور تبلیغ کے فوائد سے محروم رہ جائیں گے۔ (ناقل)

ادب:- جو کرایہ داعی آمد و رفت کا دے اگر اللہ تعالیٰ نے وسعت

Scanned by CamScanner

دی ہوتو نہ لے یہ بہتر ہے اگر گنجائش نہ ہوتو جو کرایہ سے رقم بچے اس کو واپس کردو۔ (ناقل)

پوشش وزینت کے آداب واحکام

ادب:- کھانے پہننے میں اس کا بہت اہتمام کرو۔ مال طیب وحلال ہو ورنہ دینی سمجھ ختم۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق برطرف۔ گالی بکنے، ظلم کرنے، بدکاری کرنے فساد پھیلانے کا ایسا دورہ سا پڑنے لگے گا کہ آخرت تو برباد دُنیا بھی ایسی کرکری ہو جائے گی کہ اطمینان وسکون غارت ہو جائے گا۔ (ناقل)

ادب:- مَردوں کو ٹخنے سے نیچے کُرتہ، پائجامہ، لنگی پہننا ممنوع ہے۔ اسی طرح مَردوں کو ریشمی کپڑا پہننا اور بچوں کو پہنانا۔

ادب:- کپڑا ایسی وضع کا مت پہنو جس سے اُٹھتے بیٹھتے ستر کھل جائے ستر مَردوں کا ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورتوں کا سارا بدن سوا منہ اور گٹوں کے آگے ہاتھ، ہتھیلی اور ٹخنوں سے نیچے قدم تک۔ (ناقل)

ادب:- امیروں کے پاس زیادہ بیٹھنے سے دُنیا کی ہوس بڑھتی ہے عمدہ پوشاک کی فکر ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگ جائے اس کو پُرانا نہ سمجھو۔

ادب:- کپڑے میں نہ اس قدر زینت (اہتمام کرے کہ انگشت نمائی ہونے لگے کہ ریا تکبر جس کی مخالفت حدیث میں آئی ہے) اور نہ بالکل

بدحیثیت میلا گندہ رہے کہ نعمت کے ساتھ ناشکری ہے۔ سادگی کے ساتھ توسط رکھے۔

ادب:- اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع اور پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہئے جیسا کہ مرد کو انگیا لہنگا، ساڑی پہننے سے جوکہ عورتوں کی وضع ہے۔

ادب:- عورت کو باریک کپڑا پہننا گویا ننگا پھرنا ہے۔

ادب:- مرد کو سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے البتہ چاندی کی انگشتری کا مضائقہ نہیں۔ لیکن ۴½ (ساڑھے چار) ماشہ سے کم ہونا چاہئے۔

ادب:- بجتا زیور جیسے جھانجن جو زیور کڑ کڑا بجے جیسے گھنگھرو پہننا ممنوع ہے۔

ادب:- سفید بالوں میں خضاب کرنا مستحب مگر سیاہ خضاب کی ممانعت آئی ہے۔

ادب:- مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس اور شکل وصورت بنانا حرام ہے۔

ادب:- لڑکوں کا سر منڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے۔

ادب:- گھر کو صاف رکھو، بلکہ گھر کے سامنے بھی خس وخاشاک جمع مت کرو۔

ادب:- تصویر گھر میں مت رکھو۔

ادب:- چوسر، گنجفہ، شطرنج، کیرم بورڈ وغیرہ کھیلنا، کبوتر اڑانا،

Scanned by CamScanner

راگ باجے میں مشغول رہنا سب ممنوع ہیں، بٹیر بازی، تیتر بازی ان سب کو لڑانا سخت گناہ ہے۔(ناقل)

ادب:- بدشگونی وغیرہ ماننا ایک قسم کا شرک ہے۔

ادب:- نجوم رمل اور ہمزاد کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرتی ہیں۔

ادب:- حرام چیز کو دَوا میں استعمال نہ کرو۔

ادب:- حتی الامکان معدے کی اصلاح وحفاظت کا خیال رکھو۔ اگر معدے میں بگاڑ ہو تو تمام بدن میں بیماری ہو جاتی ہے۔اسی طرح سے دل ودماغ کا بھی خیال رکھو۔(ناقل)

سلام

ادب:- باہم سلام کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

ادب:- السلام علیکم کہنا سنت ہے اور دوسرے الفاظ کہنا خلاف سنت ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ گناہ ہے۔(ناقل)

ادب:- سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو اور جو مسلمان مل جائے۔اس کو سلام کرو۔

ادب:- سوار پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو اور کم عمر زیادہ عمر والے کو۔

ادب:- جو شخص ابتداء میں سلام کرتا ہے اس کو ثواب زیادہ ملتا ہے۔

Scanned by CamScanner

مصافحہ ومعانقہ

ادب:- مصافحہ کرنے سے دل صاف ہوتا ہے اور گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

ادب:-محبت سے معانقہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں، البتہ بشہوت حرام ہے،مصافحہ،معانقہ پہلی ملاقات میں مسنون ہے اپنی طرف سے عید یا فجر وعصر نماز کے بعد سلف سے منقول نہیں اس لئے یہ ایجاد بدعت ہے(ناقل)

ادب:-کسی دنیاوی معاملہ میں کسی مسلمان سے بول چال ترک کرے تو تین دن سے زائد نہ ہوں۔ ہاں اگر دینی وجہ ہو تو اس میں تین دن کی شرط نہیں۔ مدت العمر نہ بولے تو کوئی گناہ نہیں لیکن خوب اچھی طرح نفس کو ٹٹول لے کہ معاملہ دین ہی کا ہے۔کہیں دنیاوی معاملہ ہو اور رنگ چڑھالیا دین کا یہ فریب نفس ہے۔افسوس ہم زیادہ تر تعلقات صرف دنیا کے لئے توڑتے ہیں دین کی وجہ سے شاید وباید، وجہ یہ ہے کہ دنیا کی وقعت دل میں ہے دین کی نہیں۔

گھر میں جانے کی اجازت لینا

اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بلا اطلاع واجازت اس کے مکان میں مت جاؤ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور تین بار پکارنے سے اجازت نہ ملے تو واپس چلے آؤ۔اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکارے اور بے بلائے مت

جاؤ، شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص مجلسِ عام میں بیٹھا ہو اس کے پاس جانے کی اجازت لینے کی حاجت نہیں۔

ادب:- اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون ہے؟ تو یوں مت کہو کہ میں ہوں، بلکہ اپنا نام بتلاؤ کہ مثلاً زید ہے۔

حکومت اور انتظام کا بیان

معاملہ:- حدود میں شریف رذیل وجیہہ ذلیل (امیر غریب) سب برابر ہیں اس میں کسی کی رعایت نہیں۔ تعزیر میں شریف وجیہہ آدمی سے چشم پوشی مناسب ہے اور صرف فہمائش کافی ہے (جب کہ اس سے جرم کو چھوڑ دینے کی زیادہ اُمید ہو)

معاملہ:- جھوٹے مقدمہ یا جس کا سچا جھوٹا معلوم نہ ہو تو اس مقدمہ کی پیروی یا کسی قسم کی اعانت کرنا ممنوع ہے۔

معاملہ:- پرندوں کے بچوں کو ان کے گھونسلوں سے نکال لانا، جس سے ان کے ماں باپ بیقرار ہوں درست نہیں۔

معاملہ:- اگر اللہ تعالیٰ مال دے تو اول خویش بعدہٗ درویش۔

معاملہ:- جانوروں، پرندوں کو آپس میں لڑانا ممنوع ہے۔

معاملہ:- جانوروں کو روپیہ بدکر لڑانا دوہرا گناہ ہے۔ ایک جوئے کا دوسرا لڑانے کا۔

Scanned by CamScanner

معاملہ:- خودرو گھاس کا رکھنا چرنے چھیلنے نہ دینا درست نہیں۔

معاملہ:- جو شخص خود حکومت کی درخواست کرے یا اس کی کوشش کرے وہ قابلِ حکومت نہیں وہ خود غرض ہے جو اس سے بھاگتا ہو وہ زیادہ عدل کرے گا وہ حکومت کے لائق ہے۔

معاملہ:- حکام کے پاس جا کر ان کی خوشامد اُن کے ہاں میں ہاں ملانا ان کو ظلم کے طریقے بتلانا اس میں اعانت کرنا سخت مذموم ہے۔

معاملہ:- رشوت لینے کی سخت ممانعت ہے۔ گو ہدیہ کے طور پر ہو۔

معاملہ:- جھوٹا دعویٰ، جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، جھوٹا انکار کسی کے حق کا، یہ سب گناہ ہے۔

معاملہ:- اپنا حق ثابت کرنا، اس میں کوشش کرنا کوئی بُری بات نہیں بلکہ اس میں کاہلی کی راہ سے بیٹھنا کم ہمتی قرار دی گئی ہے۔

معاملہ:- اخفائے واردات جرم ہے۔

معاملہ:- جو شخص کافر رعایا پر ظلم کرے یا اس کے حقوق میں کمی کرے یا اس کو تکلیف دے یا اس کی چیز لے جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس پر دعویٰ دائر فرمائیں گے۔

معاملہ:- سواری اور نشانہ بازی کا حکم ہے اس زمانے میں بندوق، پستول، ریوالور اور سواری میں موٹر وغیرہ سب داخل ہیں کیوں کہ جہاد میں قتال کے لئے یہ چیزیں ضروری ہیں۔ (ناقل)

Scanned by CamScanner

مختصر سوانح[1] اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اور

آپ کے پاکیزہ شمائل[2]

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ مکہ معظمہ میں دوشنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاول طلوع[3] فجر کے وقت ہوئی۔ والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا، زمانۂ حمل ہی میں والد کا انتقال ہوگیا۔ اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم صغیر السن[4] ہی تھے کہ والدہ بھی رحلت[5] فرما گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کفالت[6] کرتے تھے۔ اور جب ان کا بھی انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کفیل ہوئے، چالیس سال کی عمر میں مشرف[7] بہ نبوت ہوئے اور جب اسلام کی اشاعت[8] حضور علی الاعلان فرمانے لگے تو اہل مکہ سخت دشمن ہوگئے۔ پہلے تو ابوطالب کی حمایت[9] و وجاہت[10] کی وجہ سے کھلم کھلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا[11] دہی سے باز رہے

---

[1] حالات ۱۲ [2] عادات ۱۲ [3] صبح ہونے کے وقت ۱۲ [4] بچے ۱۲ [5] انتقال ۱۲ [6] پرورش ۱۲ [7] نبوت سے عزت حاصل کی ۱۲ [8] پھیلنا ۱۲ [9] طرفداری ۱۲ [10] عزت ۱۲ [11] تکلیف ۱۲

Scanned by CamScanner

اوران کے انتقال کے بعد دشمنی پر ایسے تلے اور مسلمانوں کو ایسا ستانے لگے کہ حضرت نے اکثر مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت فرمانے کا حکم دے دیا، وہاں کا بادشاہ پہلے عیسائی مذہب رکھتا تھا۔ اس کے بعد مسلمان ہوگیا، یہاں باوجود سخت تکالیف[1] ومصائب[2] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرض منصبی[3] میں برابر مصروف رہے یعنی تبلیغ[4] اسلام کرتے رہے اور لوگوں کو سیدھے راستے کی دعوت اور بتوں کی پوجا اور تمام جاہلیت کے افعال سے روکتے رہے۔ اہل عرب کعبہ شریف کی عزت کرتے تھے اور اپنے طور پر سالانہ حج بھی کرتے تھے، زمانہ حج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ اور اسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح مدینہ منورہ کے کچھ لوگوں کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، وہ لوگ مسلمان ہوگئے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی۔ دوسرے سال ان کے ساتھ بالقصد حضرت کی زیارت کے لئے اور لوگ بھی آئے اور ان لوگوں نے بھی بیعت[5] فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ تشریف لے چلنے کی بھی درخواست کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو وہاں جانے کی اجازت فرمائی اور اس کے چند روز کے بعد بحکم الٰہی آپ نے اپنے

---

[1] تکلیف کی جمع ۱۲ [2] مصیبت کی جمع ہے ۱۲ [3] اپنے عہدہ کا فرض ۱۲ [4] پہنچانا ۱۲ [5] معاہدہ

رفیقِ[1] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کو ہمراہ لے کر ترپن سال کی عمر شریف میں مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی (ایسے اصحابؓ کو جنہوں نے دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑا !ان کو مہاجرین کہتے ہیں) جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو اپنے قدم مبارک سے منوّر[2] فرمایا تو وہاں کے مسلمانوں کی مسرت وخوشی کی کوئی انتہا نہ تھی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں فرطِ مسرت میں یہ اشعار پڑھتی تھیں ۔

تنبیہ: ۔مشکل الفاظ کے معانی بھی لکھ دیئے گئے ہیں لیکن حتی الوسع جس لفظ کے معنی لکھے جا چکے ہیں دوبارہ وہی لفظ آوے گا تو چھوڑ دیا جاوے گا طالب علم خود بتلاوے۔۱۲ احقر ناقل عفی عنہٗ

طَلَعَ[3] الْبَدْرُ عَلَیْنَا ☆ مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوِدَاعِ

وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا ☆ مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا ☆ جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی نصرت[4] و اعانت[5] میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے اصحابؓ

---

[1] دوست ۱۲ [2] روشن ۱۲ [3] چودھویں رات کا چاند ہم پر ظاہر ہوا (یعنی جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے) اُن گھاٹیوں سے جہاں تک اہل مدینہ مسافروں کو رخصت کرنے جایا کرتے تھے ہم پر شکر کرنا فرض ہے جب تک اللہ تعالیٰ سے کوئی دُعا کرنے والا رہے۔اے نبی جو ہم میں آپ تشریف لائے ہیں۔آپ ایسا حکم لے کر آئے ہیں کہ اس کی اطاعت ضروری ہے۔ [4] مدد [5] مدد

کو انصار کہتے ہیں) دس برس تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی تبلیغ واشاعت میں مصروف رہے نبوت کے بعد سے اس وقت تک قرآن مجید پورا نازل ہو چکا تھا مکہ معظمہ بھی فتح ہو چکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج ادا فرمایا۔ اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لائے تو کچھ دنوں بعد طبیعت مبارک ناساز ہوگئی اور اسی ناسازی طبع شریف میں تریسٹھ[۶۳] سال کی عمر میں رحلت فرما گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ شریف میں مدفون ہوئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ)

یا رب صل و سلم دائماً ابداً علیٰ حبیبك خیر الخلق کلھم[۱]

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ صَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَبَرَکَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

مسلمانوں کیلئے اس سے بڑھ کر حزن[۲] وملال کا نہ کوئی واقعہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ اگر اپنے حوادث[۳] ومصائب کے وقت اس کو متحضر[۴] رکھیں تو دفع حزن[۵] والم میں بے حد مؤثر[۶] ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَاناً لَا یَرْتَدُّ وَ نَعِیْماً لَّا یَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.

---

۱ اے اللہ تعالیٰ آپ رحمت اور سلامتی ہمیشہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام خلق سے بہتر ہیں بھیجئے۔ ۲ رنج ۱۲ ۳ حادثہ کی جمع ہے ۱۲ ۴ خیال ۱۲ ۵ رنج ۶ اثر دینے والا

Scanned by CamScanner

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اخلاق[1] جمیلہ وطرز[2] معاشرت[3]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ کوئی شجاع[4] دیکھا نہ مضبوط دیکھا نہ فیاض[5] اور دوسری اخلاقی خوبیوں میں آپ سے بڑھا ہوا کسی کو نہیں دیکھا ہم جنگِ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ میں پناہ لیتے تھے اور بڑا شجاع وہ شخص سمجھا جاتا تھا جو (میدانِ جنگ میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک رہتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غنیم[6] کے قریب ہوتے تھے۔ کیونکہ اس شخص کو بھی (اس صورت میں) غنیم کے قریب رہنا پڑتا تھا۔ اور حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرم وحیا میں اُس سے بھی بڑھ کر تھے جیسے کنواری لڑکی پردے میں ہوتی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت لطیف[7] الجلد، نرم اندام تھے۔ اور کسی شخص کو بُری اور ناگوار بات نہ فرماتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہ آپ عادتاً سخت گو تھے اور نہ بتکلف سخت گو بنتے تھے اور نہ بازاروں میں خلافِ وقار باتیں کرنے والے تھے اور بُرائی کا عوض برائی سے نہ دیتے تھے بلکہ معاف فرما دیتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

---

[1] عادات ۱۲ [2] اُٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے کا طریقہ ۱۲ [3] منتخب شم الطیب ترجمہ شیم الجیب از کتاب نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) [4] بہادر ۱۲ [5] فائدہ پہنچانیوالا ۱۲ [6] دشمن ۱۲ [7] نرم چمڑے ۱۲

غایتِ حیا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کسی شخص کے چہرہ پر نہیں پڑتی تھی (یعنی آنکھوں سے آنکھیں نہیں ملاتے تھے) اور کسی نامناسب چیز کا اگر کسی ضرورت سے ذکر کرنا ہی پڑتا تو کنایہ میں فرماتے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر دل کے کشادہ تھے، بات کے سچے تھے، طبیعت کے نرم تھے، معاشرت[1] میں نہایت کریم تھے۔ اور جو شخص آپ کی دعوت کرتا اس کی دعوت منظور فرماتے اور ہدیہ قبول فرماتے اگر چہ وہ (ہدیہ یا طعام دعوت) گائے یا بکری کا پایہ ہی ہوتا اور ہدیہ کا بدل بھی دیتے تھے اور دعوت غلام کی آزادی کی اور لونڈی کی اور غریب کی سب کی قبول فرماتے۔ اور مدینے کی انتہائی آبادی پر بھی (اگر) مریض ہوتا تو اس کی عیادت[2] فرماتے۔ اور معذرت[3] کرنے والے کا عذر قبول فرماتے۔ اور اپنے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ابتداء مصافحہ کی فرماتے۔ اور کبھی اپنے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں پاؤں پھیلائے ہوئے نہیں دیکھے گئے۔ جس سے اوروں پر جگہ تنگ ہو جائے اور جو آپ کے پاس آتا اس کی خاطر کرتے۔ اور بعض اوقات اپنا کپڑا (اس کے بیٹھنے کے لئے) بچھا دیتے اور گدا تکیہ خود چھوڑ کر اس کو دے دیتے۔ اور کسی شخص کی بات بیچ میں نہ کاٹتے اور تبسم[4] فرمانے میں اور خوش مزاجی میں سب سے بڑھ کر تھے جب تک کہ حالتِ نزولِ وحی یا وعظ یا خطبے کی نہ ہوتی (کیونکہ ان حالتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوش ہوتا تھا جس میں

---

[1] لوگوں کیساتھ برتاؤ ۱۲ [2] بیمار پرسی ۱۲ [3] عذرِ گناہ، خطا کا اقرار کرنا ۱۲ [4] مسکرانا ۱۲

Scanned by CamScanner

تبسم اور خوش مزاجی نہ ہوتی تھی) اور بعض اوقات فرستادوں کی خود خدمت فرماتے، جیسے نجاشی بادشاہ کے فرستادہ آئے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے۔ اور سب سے اول آپ ہی کی قبر شریف کی زمین شق[1] ہوگی۔ اور (آپ باہر تشریف لائیں گے) اور سب سے اول آپ ہی شفاعت کریں گے۔ اور سب سے اول آپ ہی کی شفاعت قبول ہوگی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (غایت[2] تواضع سے) دراز گوش[3] پر بھی سوار ہوتے تھے۔ اور (کبھی) اپنے پیچھے بھی کسی کو بٹھلا لیتے۔ اور غریبوں کی عیادت فرماتے تھے اور محتاجوں کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور اپنے کپڑے میں (خود) جوں دیکھ لیتے تھے (کسی خادم پر موقوف نہ رکھتے اور یہ دیکھنا اس خیال سے تھا کہ کسی اور کے نہ چڑھ گئی ہو) اور اپنی بکری کا دُودھ خود دوہ لیتے اور اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے اور اپنے پاپوش[4] کو خود (حاجت کے وقت) سی لیا کرتے۔ اور گھر میں جھاڑو دے لیتے۔ اور خدمتگار کے ساتھ کھانا کھا لیتے۔ اور اس کے ساتھ آٹا گوندھوا لیتے۔ اور اپنا سودا بازار سے خود لے آتے۔ اور سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور عدل[5] کرنے والے اور عفیف[6] اور سچ بولنے والے تھے۔ حتی کہ ابوجہل بن ہشام باوجودیکہ آپ کا کامل دشمن تھا، خنس بن شریق نے بدر کے روز جب اس سے پوچھا کہ اے

---

[1] پھٹنا ۱۲ [2] انتہائے عاجزی ۱۲ [3] گدھا ۱۲
[4] جوتا ۱۲ [5] انصاف ۱۲ [6] پاکباز

ابوالحکم[1] یہاں تو میرے اور تیرے سوا اور کوئی موجود نہیں کہ وہ ہماری بات کو سن لیگا تو مجھ کو یہ بتلا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا جھوٹے، ابوجہل نے کہا واللہ محمد سچے ہیں۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں۔

حضرت خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس[2] میں سب سے زیادہ باوقار ہوتے اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مجلس میں بیٹھتے تو دونوں پاؤں کھڑے کر کے ملا کر اُن کے گرد ہاتھوں کا حلقہ بنا کر بیٹھتے اور ویسے بھی اکثر نشست آپ کی اس ہیئت سے ہوتی اور یہ تواضع وسادگی کی وضع ہے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ آپ چارزانو[3] بھی بیٹھتے تھے اور بعض اوقات اکڑوں بغل میں ہاتھ دے کر بیٹھ جاتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے معلوم ہوجاتا تھا کہ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تنگی ہے۔ (کہ گھبرائے ہوئے چلیں) اور نہ طبیعت میں سستی ہے (کہ پاؤں نہ اٹھتا ہو) غرض نہ بہت تیز چلتے تھے نہ سست رفتار[4] تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات میں نہایت وضاحت[5] ہوتی تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس طرح کلام فرماتے تھے کہ

---

[1] نام کی ایک قسم کنیت ہے جو کسی صفت یا رشتے کے سبب ہو شروع میں ابن، اب، ام، بنت لگا ہو سمجھ لو کہ یہ کنیت ہے مثلاً ابن عمر ابوالقاسم، ام سلمہ، بنت خطاب، ابوتراب وغیرہ جاہلیت میں یہ بڑا منصف وعاقل سمجھا جاتا تھا اسلئے اسکے ہم خیال اسکو ابوالحکم کہتے تھے۔ ۱۲ [2] بیٹھک ۱۲ [3] پالتی ۱۲ [4] چال ۱۲ [5] صاف، ایسی بات کو کہتے ہیں جس کو سننے والا اچھی طرح سمجھ لے ۱۲

Scanned by CamScanner

اگر کوئی شمار کرنے والا (الفاظ کو) شمار کرنا چاہتا تو شمار کر سکتا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی چیز اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے اور کثرت سے اس کا استعمال فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے اور کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک نہیں مارتے تھے اور انگلیوں اور ہڈیوں کے جوڑوں کو صاف رکھنے کو پسند فرماتے (کیونکہ یہ مواقع[1] میل جمع ہونے کے ہیں)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی متواتر[2] تین روز بھی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا۔ یہاں تک کہ آخرت کو تشریف لے گئے۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ایک ٹاٹ تھا اور کبھی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار پائی پر آرام فرماتے جو کھجوروں کے بان سے بُنی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں اس کا نشان پڑ جاتا۔ اور آپ کافر و دشمن سے بھی اس کی تالیف[3] قلب کی توقع[4] پر کشادہ روئی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اور جاہل کی (بے تمیزی) کی بات پر صبر فرماتے اور اپنے گھر میں آ کر گھر والوں کے کاموں کا انتظام فرماتے اور چادر اوڑھنے میں بہت اہتمام فرماتے کہ اس میں سے ہاتھ پاؤں کچھ ظاہر نہ ہو (غالباً بیٹھنے کی حالت میں ایسا ہوتا ہوگا) اور آپ صلی اللہ کی کشادہ روئی اور انصاف سب کے لئے عام تھا اور غصہ آپ کو بیتاب نہیں کرتا تھا۔ اور اپنے جلیسوں[5] سے کوئی بات (خلاف ظاہر) دل میں نہ رکھتے تھے۔ اور آنکھوں کی خیانت یعنی

---

[1] موقع کی جمع ہے بمعنی جگہ ۱۲ [2] لگاتار ۱۲ [3] دلداری ۱۲ [4] امید ۱۲ [5] پاس بیٹھنے والوں ۱۲

(دزدیدہ[1] نظری) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تھی۔ اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے قبل ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ کی لگاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید کپڑے کو اور کرتے کو پسند کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین گٹے تک ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر یمانی کو پسند کرتے تھے۔ اور (کبھی) بالوں کی سیاہ چادر (بھی) پہنتے تھے اور کتب سیر میں روایت صحیح سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی شملہ[2] دونوں شانوں کے درمیان چھوڑتے تھے۔ اور کبھی بے شملہ عمامہ باندھتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں اُنگلیوں کو چاٹ لیتے۔ اور اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غذا جَو کی روٹی ہوتی تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکی (میز) پر کبھی کھانا نہیں کھایا اور نہ کبھی تشتری میں کھایا بلکہ دسترخوان پر کھاتے تھے۔ اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چپاتی نہیں پکائی گئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرکہ اور روغنِ زیتون کو اور شیریں چیز کو اور شہد و کدو[3] پسند فرماتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ثرید کو (یعنی شوربے میں توڑی ہوئی روٹی کو) پسند فرماتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلفل[4] و مصاع بھی تناول فرماتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرمائے[5] نیم پختہ[6] اور خرمائے خشک اور چقند اور خیس (یعنی کھجور اور گھی اور پنیر کا

---

[1] کن انکھیوں سے کسی سے بچ کر آنکھ سے اشارہ کرنا ۱۲ [2] پگڑی کا پچھلا حصہ ۱۲
[3] لوکی ۱۲ [4] مرچ ۱۲ [5] کھجور ۱۲ [6] گدر ۱۲۔

مالیدہ) بھی تناول فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھرچن اچھی معلوم ہوتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت طعام کی اس میں ہے کہ کھانا سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے اور کھانے کے بعد بھی دھوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے کوئی عنبر اور کوئی مشک اور کوئی (خوشبودار) چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک سے زیادہ نہیں پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے مصافحہ فرماتے اور تمام تمام دن اس شخص کو مصافحہ کی خوشبو آتی رہتی اور کبھی کسی بچہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ خوشبو کے سبب دوسرے لڑکوں سے پہچانا جاتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں سوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آیا تھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ایک شیشی لاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کو جمع کرنے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس بارے میں پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم اس کو خوشبو میں ملادیں گے اور یہ پسینہ اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہے، امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں حضرت جابرؓ سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس راستہ سے گذرتے اور کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں جاتا تو وہ خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستہ سے تشریف لے گئے ہیں۔ اسحاق بن راہویہ نے کہا ہے کہ خوشبو بدون خوشبو لگائے ہوئے (خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک میں تھی) اور ابراہیم بن اسماعیل مزنی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے مجھ کو (ایک بار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

Scanned by CamScanner

پیچھے سواری پر بٹھالیا۔ میں نے مہرِ نبوت کو اپنے منہ میں لے لیا سو اُس میں مشک کی لپٹ آ رہی تھی۔ اور مروی ہے کہ آپ جب بیت[1] الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول[2] و براز[3] کو نگل جاتی اور اس جگہ نہایت پاکیزہ خوشبو آتی اور اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے مجھ کو ہوش آیا بتوں سے اور شعر گوئی سے مجھ کو نفرت تھی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تشریف رکھنے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں اپنے ذاتی حوائج[4] (طعام[5] و منام[6] وغیرہ) کے لئے تشریف لے جاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات میں (من جانب[7] اللہ ماذون[8] تھے) سو آپ اپنے گھر میں تشریف لاتے تو اپنے اندر رہنے کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں (کے حقوق ادا کرنے) کے لئے جیسے ان سے (ہنسنا، بولنا) ایک حصہ اپنے نفس کی راحت کے لئے پھر آپ اپنے حصہ کو اور لوگوں کے درمیان میں تقسیم فرماتے (یعنی اس میں سے بھی بہت سا وقت اُمت کے کام میں صرف فرماتے) اور اس حصہ وقت کو خاص اصحاب کے واسطے سے عام لوگوں کے کام میں لگا دیتے (یعنی اس حصہ عام میں عام لوگ تو نہیں

---

[1] استنجے کی جگہ ۱۲ [2] پیشاب ۱۲ [3] پاخانہ ۱۲ [4] اپنی خاص ضرورتوں ۱۲ [5] کھانا ۱۲
[6] سونا ۱۲ [7] اللہ کی طرف سے ۱۲ [8] حکم دیئے گئے تھے ۱۲

آ سکتے تھے مگر خاص حاضر ہوتے اور دین کی باتیں سن کر عوام کو پہنچاتے اس طرح سے عام لوگ بھی اس منافع میں شریک ہو جاتے اور لوگوں سے کسی چیز کا اخفا[1] نہ فرماتے (یعنی احکام[2] دینیہ کا اور نہ متاع[3] دنیوی کا بلکہ ہر طرح کا نفع بلا دریغ پہنچاتے) اور حصہ وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز تھا کہ اہل فضل (یعنی اہل علم و عمل) کو آپ اس امر میں اوروں پر ترجیح دیتے کہ حاضر ہونے کی اجازت دیتے اور اس وقت کو ان لوگوں پر بقدر ان کی فضیلت دینیہ[4] کے تقسیم فرماتے سو ان میں سے کسی کو ایک ضرورت ہوتی کسی کو دو ضرورتیں ہوتیں کسی کو زیادہ ضرورتیں ہوتیں سو ان کی حاجت میں مشغول ہوتے اور ان کو ایسے شغل[5] میں لگاتے جس میں ان کی اور بقیہ امت کی اصلاح ہو۔ وہ شغل یہ ہے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے اور ان کو مناسب حال امور کی اطلاع اور یہ فرمایا کرتے کہ جو تم میں حاضر ہو وہ غیر[6] حاضر کو بھی خبر کر دیا کرے (اور یہ بھی فرماتے) کہ جو شخص اپنی حاجت مجھ تک (کسی وجہ سے مثلاً پردے یا ضعف یا بُعد وغیرہ) نہ پہنچا سکے۔ تم لوگ اس کی حاجت مجھ تک پہنچا دیا کرو کیونکہ جو شخص ایسے شخص کی حاجت کسی ذی اختیار[7] تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہیں باتوں کا ذکر ہوتا تھا اور اس کے خلاف دوسری بات کو قبول نہ فرماتے (مطلب یہ کو لوگوں کے حوائج[8] و منافع[9]

---

[1] چھپانا ۱۲ [2] دین کے مسائل ۱۲ [3] دنیوی سامان و دولت ۱۲ [4] فضیلت ۱۲ [5] کام ۱۲
[6] موجود نہ رہنے والے ۱۲ [7] اختیار والا ۱۲ [8] حاجت کے معنی ہیں ضرورت ۱۲ [9] نفع کی جمع ہے فائدہ ۱۲

کے سوا دوسری لایعنی[1] یا مضر باتوں کی سماعت[2] بھی نہ فرماتے) اور سفیان بن وکیع کی حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی ہے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس طالب ہو کر آتے اور کچھ نہ کچھ کھا کر واپس ہوتے یعنی آپ علاوہ نفع علمی کے کچھ نہ کچھ کھلاتے بھی تھے۔ اور ہادی[3] یعنی فقیہ[4] ہو کر آپ کے پاس سے باہر نکلتے حضرت حسین فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنے والد سے) عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف رکھنے کے حالات بھی مجھ سے بیان کیجئے۔ اس وقت میں کیا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان (مبارک) کو لایعنی باتوں سے محفوظ[5] رکھتے تھے اور لوگوں کی تالیف قلب فرماتے تھے اور ان میں تفریق[6] نہ ہونے دیتے تھے اور ہر قوم کے آبرودار آدمی کی عزت کرتے تھے اور ایسے آدمی کو اسی قوم پر سردار مقرر فرما دیتے تھے اور لوگوں کو (امور مضرت[7] سے) حذر[8] کرنے کی تاکید فرماتے تھے اور ان (کے شر[9]) سے اپنا بچاؤ رکھتے تھے مگر کسی شخص سے کشادہ روئی میں کمی نہ کرتے تھے، اپنے ملنے والوں کی حالت کا استفسار[10] رکھتے تھے اور لوگوں میں جو واقعات ہوتے تھے آپ ان کو پوچھتے رہتے تھے (تاکہ مظلوم[11] کی نصرت[12] اور مفسدوں[13] کا انسداد[14] ہو سکے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا اور اٹھنا سب ذکر الٰہی کے ساتھ ہوتا اور اپنے لئے کوئی جگہ بیٹھنے کی (ایسی) معین[15] نہ فرماتے (کہ خواہ مخواہ اسی جگہ بیٹھیں اور اگر

---

۱ ایسا کام جس سے دین و دنیا کا فائدہ نہ ہو، فضول ۱۲ ۲ سننا ۱۲ ۳ ہدایت کرنیوالے یعنی مسائل و احکام بتلانے کے لائق ۱۲ ۴ سمجھدار کہ مسائل کا منشاء اور سب کچھ جان لیتے ۱۲ ۵ بچاؤ ۱۲ ۶ علیحدگی، کدورت ۱۲ ۷ نقصان کی باتیں ۱۲ ۸ پرہیز کرنا ۱۲ ۹ شرارت ۱۲ ۱۰ پوچھنا ۱۲ ۱۱ جس پر ظلم کیا گیا ۱۲ ۱۲ مدد ۱۲ ۱۳ برائیوں ۱۲ ۱۴ انتظام اور روک ۱۲ ۱۵ مقرر ۱۲

Scanned by CamScanner

کوئی بیٹھ جاوے تو اس کو ہٹا دیں) اور دوسروں کو بھی (اس طرح جگہ معین کرنے سے منع فرماتے اور جب کسی مجمع میں تشریف لے جاتے تو جس جگہ مجلس ختم ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی یہی حکم فرماتے۔ اور آپ کو بھی مثل دوسرے انسانوں کے شدائد[1] جھیلنے کا اتفاق ہوا ہے۔ تاکہ آپ کا ثواب مضاعف[2] ہو۔ اور درجات بلند ہوں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض بھی ہوا۔ درد وغیرہ کی شکایت بھی ہوئی اور آپ کو گرمی سردی کا بھی اثر ہوا۔ اور بھوک پیاس بھی لگی۔ اور آپ کو (موقع پر) غصہ اور انقباض[3] بھی ہوا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماندگی[4] اور خستگی بھی ہوتی تھی اور کمزوری و پیری بھی ہوئی اور سواری پر سے گر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراش بھی ہوگئی۔ اور جنگِ اُحد کے دن کفار کے ہاتھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اور سر پر زخم بھی ہوا۔ اور کفار طائف[5] نے آپ کے قدم مبارک کو خون آلود[6] بھی کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر بھی کھلایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو بھی کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا بھی کی پچھنے بھی لگوائے، جھاڑ پھونک کا بھی استعمال کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وقت پورا کر کے عالم بالا میں ملحق[7] ہوگئے اور آپ کو ثواب دینا تھا۔ (یہ حکمت تکلیف ہونے میں ہے) اور نیز اس لئے بھی تکلیف ہوئی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معجزات[8] و عجائب[9] کے ظاہر فرمانے کے سبب لوگ ضلالت[10] میں نہ پڑ جاویں،

---

[1] سختیاں ۱۲ [2] دونا ۱۲ [3] دل کی تنگی کسی طرف سے دل بندھ جانا ۱۲ [4] تھکاوٹ ۱۲ [5] مکہ کے پاس ایک شہر کا نام ہے ۱۲ [6] خون سے بھر گیا ۱۲ [7] مل گئے ۱۲ [8] تعجب کی باتیں ۱۲ [9] حیرت کی باتیں ۱۲ [10] گمراہی ۱۲

یعنی اگر جسمانی تکلیف نہ ہوتی تو شاید کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی الوہیت کا شبہ ہو جاتا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں خاص عجائب کے سبب ضلالت میں پڑ گئے[1]۔ اور تا کہ مصائب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے تسلی کا سبب ہو (کہ جب سید الانبیاء[2] کو بھی تکالیف پہنچی ہیں تو ہم کیا چیز ہیں)

کوئی کرتا شیخ صدیقی بیاں ☆ صدق[3] کی کچھ بو نہیں اس میں عیاں[4]

کوئی فاروقی پہ نازاں[5] ہے بشر[6] ☆ باطل و حق میں نہیں فارق[7] مگر

کوئی ذوالنورین[8] پر مغرور ہے ☆ خود سخا و حلم سے بے نور ہے

ہے کسی کو قاری ہو جانے پہ خبط[9] ☆ لیکن اس کو کچھ نہیں قادر سے ربط[10]

نام سے ان کے فقط تو شاد[11] ہیں ☆ صورت و سیرت[12] میں بس آزاد ہیں

نام جن کالے ہیں یہ پوچھو خبر
تھی بزرگوں کی یہی صورت مگر

---

[1] سخت افسوس ہے کہ اس زمانے میں علمائے سو کا ایک گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بتلاتا ہے۔ اور طرح طرح کے اعمال وعقائد مشرکانہ کی تعلیم دیتا اور نصوص صریحہ کی تاویلات رکیکہ کر کے اس حکمتِ الٰہی کے خلاف اقدام کرتا ہے والی اللہ المشتکیٰ ۱۲ ناقل عفی عنہ

[2] نبیوں کے سردار ۱۲ [3] سچائی ۱۲ [4] ظاہر ۱۲ [5] گھمنڈ ۱۲ [6] آدمی ۱۲ [7] فرق کرنیوالا ۱۲

[8] یہ لقب خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہے، چونکہ ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کا نکاح یکے بعد دیگرے آپ ہی سے ہوا تھا اس لئے یہ لقب ہوا۔ اس لفظ کے معنی ہیں دو روشنیوں والے ۱۲ [9] بدحواسی ۱۲ [10] تعلق ۱۲ [11] خوش ۱۲ [12] عادات ۱۲

تنبیہ

ایک بات لڑکوں بہت ضروری یاد رکھنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ اکثر مولوی اور شاہ صاحبوں کو تم نے سنا اور دیکھا ہوگا کہ وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جن کو تم نے اس کتاب میں منع اور حرام لکھا دیکھا ہے اور عام لوگ بھی سند میں پیش کرتے ہیں کہ فلاں مولوی صاحب غلط کہتے ہیں یا بُرا کرتے ہیں، غرض یہ ضرور صحیح ہے کہ ایک عالم پڑھے لکھے کی برائی کا اثر تمام بستی و شہر پر پڑتا ہے لیکن تم کو ایک بات یہ خیال کر لینا چاہیے کہ دین کی چار دلیلیں ہیں جو بات ان چاروں میں سے کسی سے ثابت ہو وہ بے شک قابل عمل وعقیدہ ہے۔ وہ چار دلیلیں یہ ہیں اول قرآن مجید، دوسرے حدیث شریف، تیسرے اجماع امت، چوتھے قیاس صحیح (یعنی صحابہ یا اماموں نے کتاب و سنت سے سمجھ کر جو مسائل نکلے ہوں) بس کسی مولوی، کسی درویش، کسی پیر، کسی استاذ کے قول وفعل کو جو ان چاروں دلائل میں سے کسی کے خلاف ہو بالکل غلط اور مردود سمجھو۔ اللہ تعالیٰ ہم کو، تم کو صراط مستقیم پر قائم و دائم رکھ کر حسن خاتمہ فرمادیں۔ آمین ثم مین

تمت بالخیر